عرفان حاصل ہونے کے بعد وہ مہاویر کہلائے اور بہتر (72) سال کی عمر میں 468 قبل مسیح میں پاواپوری کے مقام پر ان کی وفات ہوگئی۔

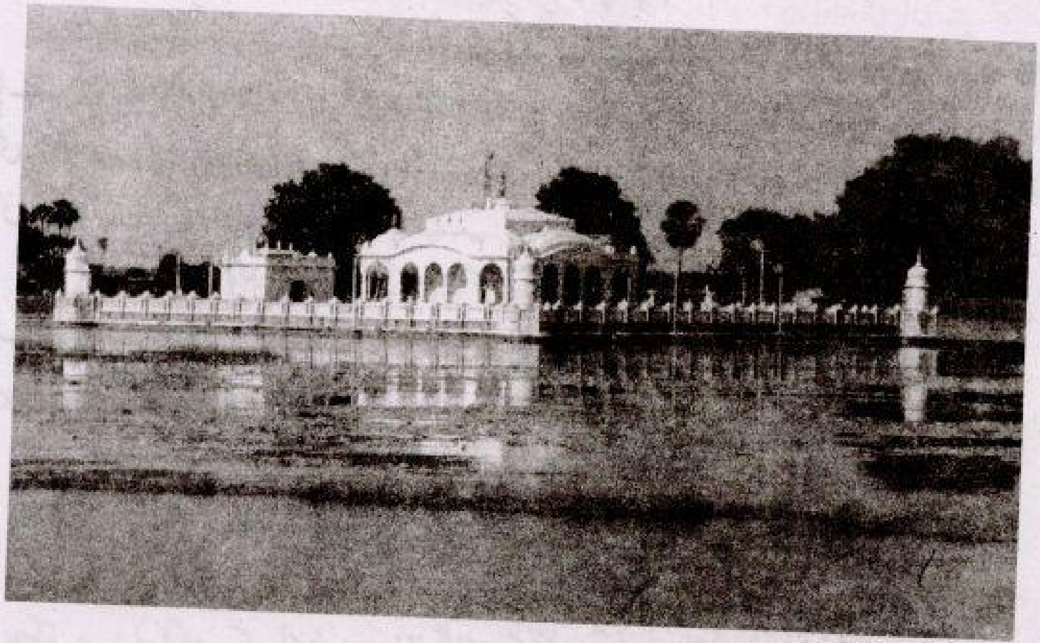

پاواپوری کا جل مندر

بھگوان بدھ کی طرح مہاویر کی تعلیمات بھی بہت آسان تھیں۔ جین مذہب میں اچھا برتاؤ کے لئے کئی مشورے دیئے گئے ہیں۔ جین مذہب میں عدم تشدد کا خاص مقام ہے۔ بھگوان مہاویر کا خیال تھا کہ جانور، پرندے، پیڑ پودوں اور ہوا میں موجود غیر مرئی جراثیم میں بھی زندگی ہے۔ اس لئے جین سادھو منہ اور ناک پر کپڑا باندھ کر چلتے ہیں تا کہ ہوا کے ذریعے کیڑے ان کی ناک میں پہنچ کر برباد نہ ہو جائیں۔ یاد رہے کہ بھگوان بدھ نے بھی عدم تشدد کو اپنانے کی بات کہی تھی۔

منہ اور ناک پر کپڑا باندھنے یا ڈھکنے سے اور کیا کیا فائدے ہو سکتے ہیں؟

جین مذہب کے مطابق انسان کو سچ کا سہارا لے کر زندگی جینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سچائی کے ساتھ زندگی گذارنے کے لئے انسان کو غصہ، لالچ اور خوف تینوں کو ترک کر دینا چاہئے۔

مہاویر نے لوگوں سے چوری نہ کرنے کی بات کہی تھی۔ بغیر اجازت کے ہمیں دوسروں کا سامان نہیں لینا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی ایمانداری پر زور دیتے ہوئے ضرورت سے زیادہ دولت کا ذخیرہ نہیں کرنے کی بات کہی تھی۔ بھگوان بدھ کی طرح اچھے کردار کی تعمیر کے لئے مہاویر نے لوگوں سے تجردی زندگی پر عمل کرنے کی بات کہی اس کا معنی ہے کہ انسان کو اپنی خواہشات پر قابو رکھنا چاہئے۔

مہاویر نے اپنی تعلیم عام لوگوں کی زبان پراکرت میں دی اور ملک کے الگ الگ حصوں میں پراکرت کی الگ الگ شکلیں رائج تھیں۔ جیسے مگدھ میں بولی جانے والی پراکرت ماگدھی کہلاتی تھی۔ مہاویر نے سبھی انسانوں کو برابر مانا۔ انہوں نے عورتوں کو مردوں کی طرح تنظیم میں داخلے کی منظوری دی۔

یاد کریں: اُپنیشدوں میں گارگی جیسی عورت مفکر کا تذکرہ ہے۔ بھگوان بدھ نے بھی اپنی تنظیم میں عورتوں کے داخلے کی آزادی دی تھی۔ بدھ اور مہاویر دونوں اس بات کو مانتے تھے کہ گھر کو چھوڑنے پر ہی سچے علم کا حصول ہوسکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے انہوں نے "سنگھ" نام کی تنظیم بنایا۔ جہاں گھر کو چھوڑنے والے لوگ ایک ساتھ رہ سکیں۔

مہاویر نے اپنی تعلیمات میں عمل کو ترجیح دیا۔ ان کے مطابق انسان بھی اچھے کاموں کے ذریعہ عبادت کے لائق بن سکتا ہے۔ زندگی کا مقصد خوشی حاصل کرنا ہے۔ اس حصول کے لئے جین مذہب میں تین راستے بتائے گئے ہیں۔

سبھوں کو ایک نظر سے دیکھنا:- سبھی جانوروں کے جسم میں روح رہتی ہے اس لئے انسان کو سبھی جانوروں کو اپنے برابر سمجھنا چاہئے۔

پختہ علم:- صحیح نظر سے صحیح علم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو لاعلمی، غصہ، لالچ اور حرص وغیرہ سے نجات مل

جاتی ہے۔

پختہ کردار:-اس کا معنی اچھا کردار اور برتاؤ ہے۔اپنے خیالات اور زبان پر قابو رکھنے سے اچھے کردار بنتے ہیں۔

جین مذہب میں اسے ''تری رتن'' بھی کہا گیا ہے۔جین مذہب کے ماننے والوں کا ایسا خیال ہے کہ اس راستے پر چلنے سے انسان حیات وموت کے غموں سے نجات پا سکتا ہے۔

بودھ مذہب کے ''اشٹانگ مارگ'' کا موازنہ جین مذہب کے ''تری رتن'' سے کیجیے۔

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوالات

(الف) گوتم بدھ کی پیدائش کب ہوئی؟

(i) 563 قبل مسیح (ii) 463 قبل مسیح

(iii) 540 قبل مسیح (iv) 551 قبل مسیح

(ب) جین مذہب کے بانی کون تھے؟

(i) پارشوناتھ (ii) ریشو بھدیو

(iii) مہاویر (iv) گوتم بدھ

(ج) مہاویر کا انتقال کب ہوا؟

(i) 438 قبل مسیح (ii) 468 قبل مسیح

(iii) 322 قبل مسیح (iv) 298 قبل مسیح

(د) جل مندر کہاں واقع ہے؟

(i) پاواپوری (ii) راجگیر

(iii) نالندہ (vi) ویشالی

2 درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجئے

(i) مہاتما بدھ نے اپنی پہلی نصیحت سارناتھ میں دیا۔ یہ واقعہ.......... کہلاتا ہے۔

(ii) بدھ نے زندگی گذارنے کے لئے.......... اپنانے کا مشورہ دیا۔

(iii) نچکیتا کی کہانی.......... سے لی گئی ہے۔

(iv) اُپنیشدوں میں.......... موضوعات پر تذکرہ ملتا ہے۔

(v) مہاویر کے لئے.......... لفظ کا استعمال ہوا ہے۔

(vi) بودھ اور جین تنظیموں کے مقلد.......... مانگ کر کھاتے تھے۔

3 درج ذیل کا مفہوم کی مناسبت سے جوڑ املائیں۔

(i) بودھ گیا	(الف) بودھ مذہب کا مقلد
(ii) گارگی	(ب) اُپنیشد
(iii) تری-رتن	(ج) ایک مشہور خاتون مفکر
(iv) خیالات کی تدوین	(د) جین مذہب
(v) بمبسار	(ہ) مہاتما بدھ

4 گوتم بدھ کے مطابق-غم کیوں ہوتا ہے؟

5 مہاویر کی تعلیمات کو لکھیں۔

6 اُپنیشد میں کن خیالات کی وضاحت ہے؟

آیئے آؤ مذاکرہ کریں

7 کیا حقیقت میں برے یا اچھے کاموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے؟ آپ اپنے آس پاس کی مثالوں کو ذہن میں رکھ کر مذاکرہ کیجئے۔

کچھ کر کے دیکھیے

8 کچھ ایسے مفکروں کا پتہ لگایئے جنہوں نے عیش و آرام کو چھوڑ کر سماج کے لوگوں کو ایک نئی راہ ہی دکھائی۔

9 اُپنیشد میں بیان کردہ کچھ ایسی کہانیوں کو جمع کریں جس کے خاص کردار آپ ہی کی طرح کوئی بچہ تھا۔

باب-9

پہلی حکومت

سریش اپنی ماں کے ساتھ یوم جمہوریہ کا پریڈ دیکھنے پٹنہ کے گاندھی میدان میں آیا۔ کچھ ہی دیر میں مقررہ وقت پر مختلف جھانکیوں کے خوبصورت مناظر سامنے سے گذرنے لگے۔ ایسی ہی ایک جھانکی تھی جس پر لکھا تھا ''**مگدھ حکومت کا عظیم بادشاہ اشوک**''۔

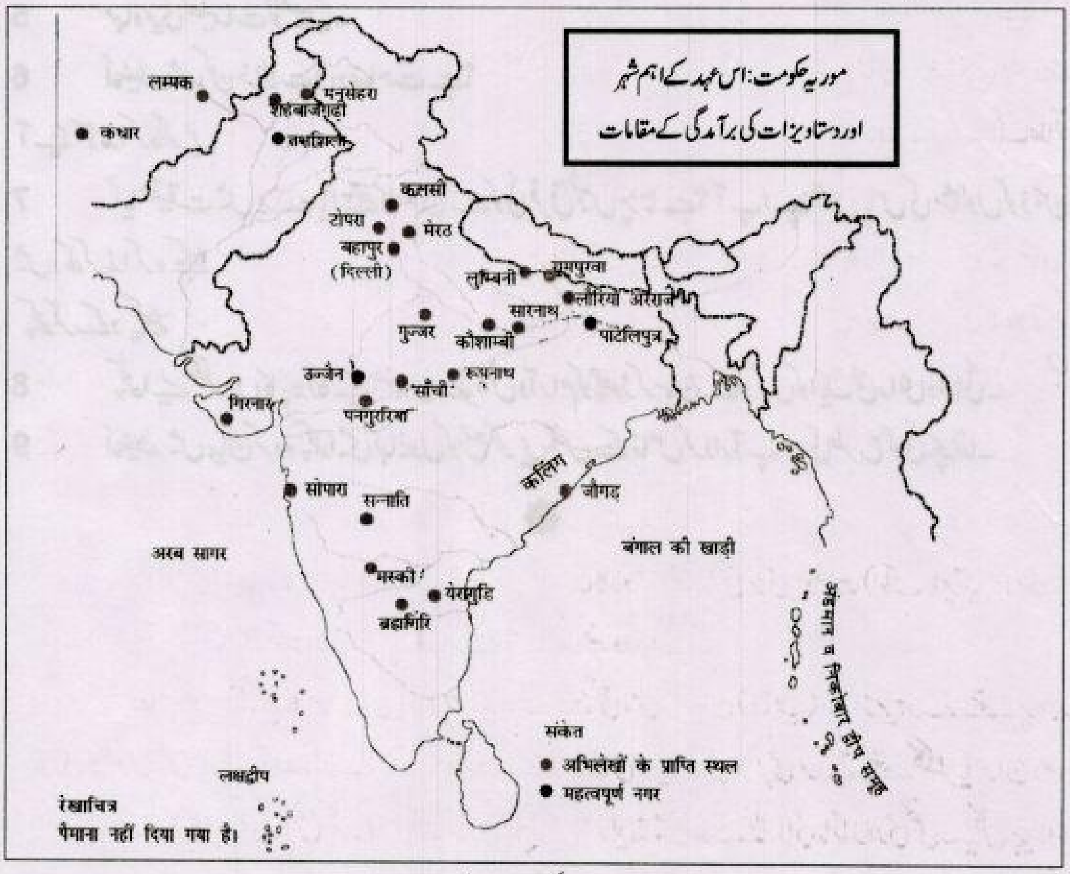

موریہ حکومت کا نقشہ

باب-7 (سات) میں آپ لوگوں نے سولہ مہاجن پدوں کے بارے میں پڑھا ہے۔ یہ سارے مہاجن پد رفتہ رفتہ ماتحت ہوتے جارہے تھے۔ مگدھ کی حکومت دوسری حکومتوں کو فوجی طاقتوں سے فتح کرکے اور ازدواجی تعلقات کے ذریعہ اپنے میں ملاکر وسیع ہوتی جارہی تھی۔ 273 عیسوی قبل مسیح اپنے والد بندوسار کے بعد اشوک مگدھ حکومت کا بادشاہ بنا۔ اس کے حکومت کی دارالسلطنت پاٹلی پتر یعنی آج کا پٹنہ تھی۔

جب حکومت بہت پھیل جاتا ہے تو اسے سامراجیہ کہتے ہیں۔ اشوک جس سامراجیہ پر حکومت کرتے تھے اس کو اس کے دادا چندر گپت موریہ نے آج سے لگ بھگ 2300 سو سال پہلے قائم کیا تھا۔

اس کی حکومت میں بہت سارے شہر تھے (نقشہ ایک میں ان شہروں کو سیاہ لفظوں میں دکھایا گیا ہے) تکچھ شیلا، شمال مغرب میں وسط ایشیاء کے لئے آنے جانے والے کا راستہ تھا۔ اجین شمالی ہندوستان سے جنوبی ہندوستان جانے والے راستے میں پڑتا تھا۔ شہروں میں تاجر، سرکاری افسر اور فنکار رہا کرتے تھے۔ حکومت کے الگ الگ علاقوں میں بسنے والے لوگوں کے کھان پان اور پوشاک وغیرہ میں فرق تھا۔

موریہ حکومت کا بنیادی علاقہ نند حکومت کا علاقہ تھا جس پر چندر گپت موریہ نے قبضہ کیا تھا۔ اس میں شمالی اور وسطی ہندوستان کے خاص حصے شامل تھے۔ خود چندر گپت موریہ نے شمال مغربی علاقوں میں قندھار اور کشمیر کا علاقہ پچھم میں سوراشٹر اور دکھن میں کرناٹک تک جنگی مہم چھیڑا تھا۔ اس وسیع حکومت میں اشوک نے کلنگ کا علاقہ شامل کیا لیکن اس کے بعد اس نے جنگوں کو ترک کرکے فلاح و بہبود کے کاموں سے حکومت چلانے کا فیصلہ کیا۔

حکومت کا نظام

بچو! ابھی آپ نے دیکھا کہ اشوک ایک عظیم حکومت کا بادشاہ تھا۔ اتنی بڑی حکومت (ملک) پر تنہا حکومت کرنا آسان نہیں تھا اس عظیم حکومت کے نظام کے بارے میں سمجھنا ضروری ہے۔

نظام حکومت کے کاموں میں بادشاہ کی مدد کے لئے کئی اعلیٰ افسران (اماتیہ) اور وزیر ہوتے تھے۔ پروہت مذہبی کاموں میں بادشاہ کی مدد کرتے تھے۔ حکومت کے خزانے کی دیکھ بھال خزانچی کرتے تھے۔ کلکٹر یا خراج وصول کرنے والے کا کام خراج کو جمع کرنا ہوتا تھا۔ آمدنی کا خاص ذریعہ زمین سے ملنے والی مالگذاری تھی۔ یہ کل پیداوار کا 1/6 حصہ یا 1/4 ہوتا تھا۔ پیغامبر ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے رہتے تھے اور بادشاہ کے جاسوس افسران کے نقل و

حرکت پر نظر رکھتے تھے۔

موریہ حکومت کے اندر کئی چھوٹے چھوٹے علاقے یا صوبے تھے۔ ان میں چار صوبے مگدھ، ٹکچھ شیلا، اجین اور سورن گری خاص تھے۔ اشوک اپنے دارالسلطنت پاٹلی پترا سے حکومت کرتا تھا۔ ان شہروں اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی دیکھ بھال شہزادے کرتے تھے۔ صوبوں کو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ان ضلعوں کی دیکھ بھال مقامی افسر اور گاؤں کی دیکھ بھال مقامی مکھیا جنہیں ''گرامک'' کہا جاتا تھا، کے ذریعہ کی جاتی تھی۔ ہر ایک گاؤں میں افسروں کی ایک جماعت ہوتی تھی جو گاؤں کے لوگوں اور جانوروں کا حساب کتاب رکھتا تھا اور ٹیکس کی وصولی کر کے بڑے افسروں تک پہنچاتا تھا۔ شہر کی حکومت کاؤنسل اور اس کی چھ کمیٹیاں دیکھتی تھیں جن کے ماتحت الگ الگ شعبے ہوتے تھے۔

عدلیہ نظام حکومت کے حلقے میں حکومت کا سب سے بڑا جج بادشاہ ہوتا تھا۔ شہروں اور گاؤں میں الگ الگ عدالت تھے۔ بہت سے معاملات معمولی پنچایتوں کے ذریعہ حل کئے جاتے تھے۔ نچلی عدالتوں کے فیصلہ کے خلاف اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کرنے کا قانون تھا۔ بادشاہ چاہتا تھا کہ جج جہاں تک ممکن ہو اپنے فیصلوں اور سزا دینے میں رواداری برتیں۔

اشوک نے اپنی حکمرانی کو انسانیت سے زیادہ قریب کرنے کے لئے عوامی فلاح و بہبود کے لئے کئی کام کئے۔ اس نے انسانوں اور جانوروں کے لئے شفا خانے کھلوائے۔ جہاں غریب مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا تھا اور انہیں دوائیاں بھی فراہم کرائی جاتی تھیں۔ اس نے سڑکوں کے کنارے درخت لگوائے تاکہ انسانوں اور جانوروں کو سایہ مل سکے اس کے ساتھ ہی جگہ جگہ پر کنوئیں بھی کھدوائے گئے جہاں مسافروں کے آرام اور سہولت کے لئے مناسب انتظام حکومت کی طرف سے کیا جاتا تھا۔

اشوک کے انتظام حکومت کے ذریعہ کئے گئے عوامی فلاح و بہبود کے کاموں کا موازنہ آج کے نظام حکومت سے کریں۔

ہندوستان میں آج جہاں اڑیسہ صوبہ واقع ہے وہاں بادشاہ اشوک کے زمانے میں کلنگ نام کی ایک حکومت تھی (نقشہ ایک کو دیکھئے) اشوک نے کلنگ پر چڑھائی کی، خونریز لڑائی ہوئی۔ کلنگ کے لوگ ہار گئے۔ جنگ میں

ہزاروں فوجی اور شہری مارے گئے۔ بے شمار عورتیں اور بچے بے سہارا ہوگئے۔ جنگ جیت کر بھی اشوک کا دل غمگین ہوگیا۔اس نے سوچا کہ لڑائی سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔اس لئے وہ اب لڑائی چھوڑ کر لوگوں کی بھلائی کا کام کرے گا۔اس نے اپنے خیالات کو پیغام کی شکل میں چٹانوں پر کھدوائے۔

پتھر کی چٹانوں پر درج اشوک کے کتبوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔اپنے ملک کے روہتاس ضلع کے تحت سہرام سے دو میل پورب چندن پیر نام کی پہاڑی پر اشوک کے کتبے آج بھی قابل دید ہیں۔اشوک نے اپنے کتبوں میں کھدوایا کہ ''راجہ بننے کے آٹھ سال بعد میں نے کلنگ کی جنگ کو جیتا،اس سے مجھے بہت صدمہ پہنچا۔یہ کیوں؟ جب ایک آزاد جن پد ہرایا جاتا ہے، وہاں لاکھوں لوگ مارے جاتے ہیں اور قیدی بنا کر اپنے جن پد سے باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ وہاں رہنے والے برہمن، بھکشو مارے جاتے ہیں، ایسے کسان جو اپنے بندھو۔ دوستوں، غلاموں اور مزدوروں سے نرمی کا سلوک کرتے ہیں وہ بھی جنگ میں مارے جاتے ہیں اور اپنے پیاروں سے بچھڑ جاتے ہیں۔

اسی طرح ہر طرح کے لوگوں پر لڑائی کا برا اثر پڑتا ہے۔اس سے میں غمگین ہوتا ہوں۔اس لڑائی کے بعد میں نے دل لگا کر مذہب پر عمل کیا ہے اور دوسروں کو بھی سکھایا ہے۔

میں مانتا ہوں کہ مذہب، برتاؤ سے جیتنا، لڑائی سے جیتنے سے بہتر ہے۔ میں ان باتوں کو کھدوا رہا ہوں تا کہ میرے بیٹے اور پوتے بھی لڑائی کرنے کی بات نہ سوچیں۔''

اشوک کا دھم (مذہب)

اشوک نے جس مذہب کا شکل دنیا کے سامنے رکھا اس میں کئی اچھی باتیں پنہاں تھیں۔اشوک اپنے مذہب کے ذریعہ سے ان اصولوں میں یقین رکھتا تھا جو انسان کو پرسکون اور اچھے کردار والا بنا سکتے ہیں۔اشوک کے مذہب میں نہ تو کوئی دیوی، دیوتا تھے اور نہ ہی اس میں کوئی برت، فاقہ کشی یا یگیہ کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ وہ مہاتما بدھ کی تعلیمات سے بہت متاثر تھا۔

دھم، سنسکرت لفظ دھرم کی پراکرت شکل ہے۔

169/16-17

بھابرو کتبہ سے اشوک کا بودھ مذہب سے متعلق ہونا اور مذہب و تنظیم میں یقین کرنے کے تعلق سے جانکاری ملتی ہے۔

اشوک کی حکومت میں کئی مذاہب کے ماننے والے لوگ رہتے تھے۔ اشوک سوچنے لگا تھا کہ سارے مذہب کے لوگ آپس میں مل کر رہیں۔ اس کے مذہب کا سب سے بڑا اصول یہ تھا کہ بڑوں کی عزت کرنی چاہئے اور ان کے حکموں کی فرمانبرداری کی جانی چاہئے۔ بڑوں کو بھی اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے۔ اشوک کے مذہب میں عدم تشدد اور صدقات و خیرات کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ اپنے اس مذہب کے پیغامات کو اس نے کھمبوں، ستونوں اور پتھروں پر کھدوایا۔ آیئے اشوک کے چند پیغامات کا ہندی ترجمہ پڑھیں:-

1. ''یہاں کسی جاندار کو مارا نہیں جائے گا اور اس کی قربانی نہیں دی جائے گی۔ پہلے بادشاہ کے باورچی خانے میں سینکڑوں جانور روزانہ گوشت کے لئے مارے جاتے تھے۔ لیکن اب صرف تین جانور مارے جاتے ہیں، دو مور اور ایک ہرن۔ یہ تین جانور بھی مستقبل میں نہیں مارے جائیں گے۔''
2. ''لوگ طرح طرح کے مواقع پر طرح طرح کے عمل کرتے ہیں، جب بیمار پڑتے ہیں، جب لڑکے لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے، جب بچے پیدا ہوتے ہیں اور جب سفر پر نکلتے ہیں وغیرہ۔ عورتیں خاص کر بہت سے ایسے بے مطلب کے عمل کرتی ہیں۔

ایسے مذہبی عمل کو کرنا تو چاہئے لیکن ان سے ملنے والا فائدہ تو کم ہی ہے کچھ اعمال ایسے ہوتے ہیں جن سے زیادہ فائدہ ملتا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ ہے غلاموں اور مزدوروں سے نرمی کا سلوک کرنا۔ بڑوں کی عزت کرنا۔ جانداروں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ برہموں اور بھکشوؤں کو عطیہ دینا وغیرہ۔''

3. ''اپنے مذہب کی تبلیغ میں برداشت سے بولنا چاہئے۔ اپنے مذہب کی خوبیوں کو بڑھا چڑھا کر کہنا یا دوسرے مذہب کی برائی کرنا دونوں غلط ہیں۔ ہر طرف سے اور ہر وقت دوسرے مذہب کی عزت کرنی چاہئے۔

''اگر کوئی اپنے مذہب کی بڑائی کرتا ہے اور دوسرے مذہب کی بُرائی کرتا ہے تو اصل میں وہ اپنے مذہب کو ہی نقصان پہنچاتا ہے اس لئے اسے دوسرے کے مذہب کی خاص باتوں کو سمجھنا اور ان کی عزت کرنی چاہئے۔

اشوک کے ان تین پیغامات میں سے آپ کس سے زیادہ متاثر ہوئے اور کیوں؟
کلاس میں اپنے دوستوں سے مذاکرہ کیجئے۔

اشوک نے اپنے آفیسران کو یہ ہدایت دیا کہ وہ ان پیغامات کو ان لوگوں کو بھی پڑھ کر سنائیں جو خود پڑھ نہیں سکتے ہیں۔

موجودہ جہان آباد ضلع کی 'برابر پہاڑی' کے تینوں غاروں کے دیواروں پر اشوک کی تحریریں کھدی ہوئی ملی ہیں جس میں اشوک کے ذریعہ پوری زندگی بودھ مذہب کے سادھوؤں کے قیام کے لئے وہ غار وقف کئے جانے کی تفصیل محفوظ ہے۔

اس کے فرامین مختلف رسم الخط میں لکھے گئے ہیں۔ زیادہ تر فرامین براہمی رسم الخط میں ہیں۔ اس وقت ہندوستان کے زیادہ تر حصہ میں وہی رسم الخط رائج تھا۔

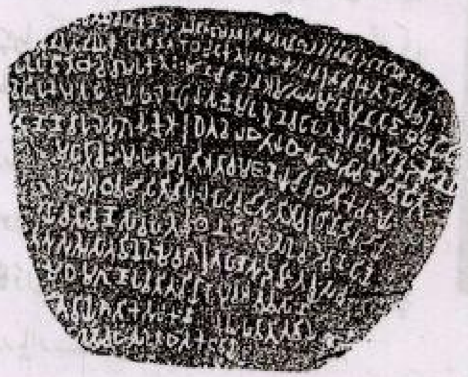

1837 عیسوی میں جیمس پرنسیپ نام کے انگریز دانشور نے سب سے پہلے براہمی رسم الخط کو پڑھا۔

براہمی رسم الخط میں چٹان پر کندہ پیغام

براہمی رسم الخط کے کچھ حروف میں اپنی پہچان کے لئے حرف کو تلاش کیجئے۔

اشوک نے اپنے پیغامات کو دوسرے ملکوں میں بھی پہنچایا۔ اس کے افسران مصر، یونان، برما وغیرہ ممالک میں گئے۔ اشوک نے اپنے ایک بیٹا مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کی قیادت میں افسروں کی ایک جماعت کا وفد لنکا بھیجا۔ اشوک کے فرامین چٹانوں کے ساتھ ساتھ بلوا پتھر کے اونچے ستونوں پر بھی کھودی گئی ہیں۔ ستونوں پر کی گئی پالش آج بھی شیشے کی طرح چمکتی ہیں۔ ہر ایک ستون کے اوپری سرا پر ہاتھی، سانڈ یا سنگھ کی مورتی بنائی گئی تھیں۔ سارناتھ کے ستون کی چوٹی پر چار باگھ بنائے گئے تھے۔ 26 جنوری 1950ء کو جب ہندوستان میں

شیروں والا ستون

جمہوری نظام رائج ہوا تو چار باگھوں کی اس بناوٹ کو قومی نشان کی شکل میں قبول کیا گیا۔ ہندوستان کے قومی نشان میں ایک گول سرافلک پر ایک کے پیچھے ایک بیٹھے چار باگھوں کی شکل ہے (تصویر میں چوتھا باگھ دکھائی نہیں دیتا ہے) جس کے بیچ میں چوبیس تیلیوں سے بھرا ہوا ایک چکر (پہیا) ہے اس کے سرا پر ایک ہاتھی ایک دوڑتے گھوڑے، ایک سانڈ اور ایک باگھ کی اونچی ابھار سے بنے شکل لگے ہیں جو بیچ والے پہیا کے ذریعہ منقسم ہے۔ نشان کے نیچے کی طرف "ستیہ میو جیتے" دیوناگری رسم الخط میں درج ہے۔ "ستیہ میو جیتے" کا معنی سچ کی جیت ہوتی ہے۔ بہار کے ہی چمپارن ضلع میں رگھیا گاؤں کے قریب ارے راج نام کے مقام پر لوریا ارے راج ستون قابل دید ہے۔

اشوک چکر کو ترنگے کے علاوہ آپ کہاں کہاں دیکھتے ہیں؟ تذکرہ کیجئے۔

بہار کے رام پوروا میں ملے اشوک ستون (استمبھ) کا حصہ ابھی اسے راشٹر پتی بھون میں رکھا گیا ہے۔

اس طرح آپ نے بادشاہ اشوک کے حکومت توسیع، نظام حکومت عدل کا طریقہ اور اس کے مذہب میں پوشیدہ عوامل کو جانا اور سمجھا۔

اشوک کے دور حکومت کی کچھ دیگر فن کاریاں

آپ نے کئی بادشاہوں کے بارے میں پڑھا ہوگا
کیا اشوک آپ کو ان سب سے الگ نظر آتا ہے؟
تذکرہ کیجیے

بہار کے چمپارن ضلع میں متھیا نام کے گاؤں کے قریب لوریا
اور نندن گڑھ کے ستون کی تصویر

﴿ مشق ﴾

آؤ یاد کریں

1 معروضی سوالات

(الف) بادشاہ اشوک کہاں کا حکمراں تھا؟

(i) کاشی (ii) مگدھ

(iii) ویشالی (iv) کلنگ

(ب) کس کی تعلیمات نے بادشاہ اشوک کو متاثر کیا؟

(i) مہاویر (ii) مہاتما بدھ

(iii) کنفیوشیس (iv) عیسیٰ مسیح

(ج) اشوک کی حکومت جن پد کے عدالت کے جج کو کہا جاتا تھا؟

(i) گرامک (ii) سماہرتا (کلکٹر)

(iii) پروہت (iv) راجک

(د) کس جنگ کو جیتنے کے بعد اشوک کا دل غموں سے بھر گیا؟

(i) تکچھ شیلا (ii) کلنگ

(iii) اجینی (iv) سورن گیری

(ہ) سب سے پہلے براہمی رسم الخط کو کس نے پڑھا؟

(i) جیمس پرنسیپ (ii) ہنری

(iii) جیمس میل (iv) بینھم

2 درج ذیل صحیح جملوں کے آگے (✓) اور غلط جملوں کے آگے (x) کا نشان لگایئے۔

(i) تکچھ شیلا اتر، پچھم اور وسط کے لئے آنے جانے کا راستہ تھا۔

(ii) بادشاہ اشوک نے اپنے پیغام کتابوں میں لکھوائے تھے۔

(iii) کلنگ بنگال کا قدیم نام تھا۔

(iv) اشوک کے مذہب میں پوجا پاٹھ کرنا ضروری تھا۔

(v) 1837 عیسوی میں جیمس پرنسیپ نام کے انگریز دانشور نے سب سے پہلے براہمی رسم الخط کو پڑھا۔

3. درج ذیل سوالوں کا جواب ایک جملے میں دیجئے۔

(i) بادشاہ اشوک کا دار السلطنت کہاں تھا؟

(ii) آج کلنگ ہندوستان کے کس صوبہ میں ہے؟

(iii) اشوک کے مذہب میں پوشیدہ اچھی باتوں کو لکھئے۔

(iv) خراج جمع کرنے والے کے ذمہ کون سے کام تھے؟

(v) ہندوستان کا قومی نشان کہاں سے لیا گیا ہے؟

(vi) اشوک کے زیادہ تر کتبے کس زبان میں لکھے گئے ہیں؟

4 اشوک کے مذہب میں پوشیدہ انسانی قدروں کو لکھیں۔

5 آؤ مذاکرہ کریں

(i) اشوک نے اپنے خیالات پراکرت زبانوں میں ہی کیوں لکھوائے۔

(ii) اشوک کے نظام حکومت کی کون کون سی باتیں آج کے نظام حکومت میں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مذاکرہ کریں۔

(iii) اشوک اپنے سے پہلے آنے والے بادشاہوں سے کن باتوں میں مختلف نظر آتے ہیں۔

6 آؤ کر کے دیکھیں

(i) ان چیزوں کی ایک فہرست بنائیے جن پر آپ کو اشوک کے نشان ملتے ہیں۔

(ii) اشوک کے مذہب میں آپ اور کون کون باتوں کو جوڑنا چاہیں گے۔

(iii) بہار میں اشوک سے جڑے کتبوں کی ایک فہرست بنائیے۔

باب-10

شہری اور دیہی زندگی

آنند کے سوال

آنند پٹنہ ضلع کے ایک گاؤں اکبر پور کا رہنے والا ہے۔اس کے والد بہٹا کی چاول منڈی سے کل ہی چاول بیچ کر آئے ہیں۔آج صبح صبح اس کے دادا جی دھان کاٹنے کے لئے ہنسوا کو دھار دلوانے لوہار کی بھٹی گئے۔ساتھ میں آنند بھی تھا اس نے بھٹی اور لوہار کو دیکھ کر پوچھا؛ کیا لوہے کے اوزار کے بغیر آپ کی کھیتی نہیں ہو سکتی؟ دادا جی کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ کھیتی کرنے میں لوہے کا استعمال کب سے شروع ہوا؟ تبھی آنند کی نظر بھٹی پر آئے اس کے استاد پر پڑی۔استاد نے تپاک سے جواب دیا میں تمہیں اس کے بارے میں کل ہی کلاس میں بتلانے والا ہوں۔

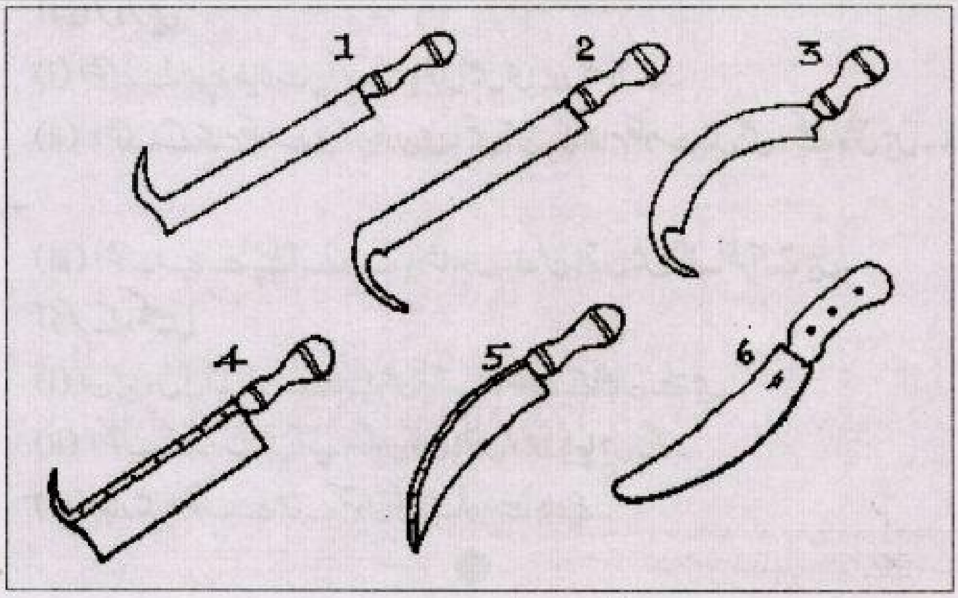

کھیتی کے کام سے جڑے اوزار

بچو! پچھلے باب میں ہم نے پڑھا ہے کہ موریہ بادشاہ کے عہد حکومت میں مگدھ کی حکومت عروج پر تھی۔ تقریباً 185 قبل مسیح میں اشوک کے نااہل وارث اور ان کی حکومتی کمزوریوں کی وجہ سے موریہ حکومت کا زوال شروع ہوگیا اور اس کا اتحاد تباہ و برباد ہوگیا۔ نتیجہ کے طور پر ملک کے اندر کئی چھوٹے بڑے حکومت وجود میں آگئے۔ مگدھ میں شنگ خاندان اور کنز خاندان جنوب میں ساتواھن خاندان اور کلنگ میں کھارویل خاندان کے حکومت کی شروعات ہوئی۔ ایسے وقت ہندوستان میں غیر ملکیوں کے بھی کئی حملے ہوئے۔ شمال مغربی اور شمالی ہند کے کئی حصوں میں ہند یونانیوں کی حکومت قائم ہوئی۔ اسکے بعد وسط ایشیا کے شک خاندان کی حکومت آئی اس کے بعد کوشان خاندان کے حکمرانوں نے یہاں حکومت کیا۔ اس کے بارے میں ہم تفصیل سے اگلے باب میں پڑھیں گے۔

اگرچہ 200 قبل مسیح سے لے کر 300 عیسوی تک ہندوستان میں سیاسی تبدیلیاں ہورہی تھیں پھر بھی یہ دور کھیتی اور صنعت کے لئے کافی اہم ثابت ہوا۔ اس عہد میں کھیتی کی توسیع، نئے شہروں کی ترقی اور صنعت وتجارت میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ ایک طرف تاجروں نے برصغیر کے اندر خشکی کے راستے کی تلاش کی تو دوسری طرف مغربی ایشیاء، مشرقی افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیاء کے راستے بھی کھلے۔ اس باب میں آپ موریہ عہد کے بعد کھیتی اور تجارت کا مطالعہ کریں گے۔

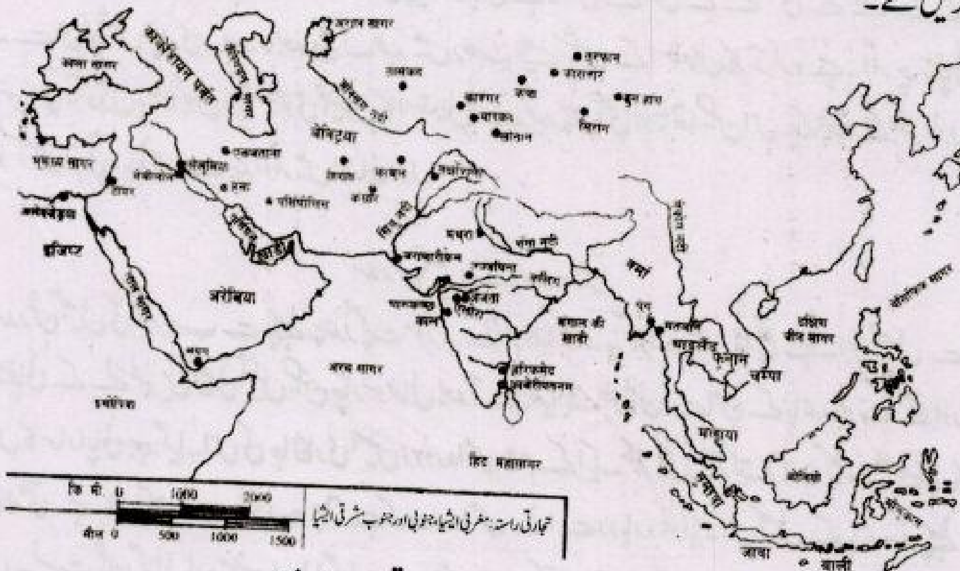

متعلقہ عہد کے ہندوستان کے تجارتی راستے کا نقشہ

کھیتی کی ترقی

کھیتی کی ترقی میں لوہے کے اوزار کی خاص اہمیت رہی ہے۔ ویسے تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ کھیتی کی ابتداء ہزاروں سال پہلے لوگوں نے کر دیا تھا۔ لیکن پیداوار اتنا زیادہ نہیں تھا کہ اسے لوگ بازار میں جا کر بیچ سکیں اور اپنے اضافی ضروریات کی تکمیل کر سکیں۔ موریہ عہد میں لوگوں کے ذریعہ جو اوزار بنائے گئے اس سے کھیتی کا کام تیزی سے ہونے لگا۔ موریوں کے بعد کے عہد میں بھی اس کی ترقی کا سلسلہ جاری رہا۔ لوگوں نے لوہے کی کلہاڑی سے جنگل کو صاف کر کے زمین کو کھیتی کے لائق بنایا۔ لوہے کے پھال سے کھیتوں کی جوتائی آسانی سے گہرائی تک کیے جانے لگے۔ ایسا نہیں تھا کہ پہلے کھیتی کے لئے جنگل کو صاف نہیں کیا جاتا تھا لیکن لوہے کی جگہ لکڑی پتھر اور کانسے کے اوزاروں کا استعمال ہوتا تھا۔ کھیتی کی ترقی میں لوہے کے اوزاروں کے ساتھ ساتھ دوبارہ روپنے کی تکنیک کی بھی خاص اہمیت تھی۔ جیسے دھان کا بیج تیار کر دوبارہ روپنے سے پیداوار میں کئی گنا اضافہ ہوا۔

سینچائی کا انتظام

ہمارے یہاں شروع سے ہی کھیتی مانسون کی بارش پر منحصر کرتی ہے۔ اگر بارش ہوئی تو کھیتی ہوگی ورنہ خشک سالی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسی ہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کھیتی کے لئے خشکی سے نمٹنے کے لئے قدیم زمانہ سے ہی کوشش جاری ہے۔ مابعد ویدک عہد میں رہٹ جیسے مشین کے استعمال کا تذکرہ ہے۔ اگرچہ سینچائی کے لئے نہروں، کنوؤں، تالابوں اور مصنوعی جھیلوں کا استعمال موریہ عہد میں بھی ہوتا تھا لیکن اس کے بعد کے حکمرانوں نے اس کو مسلسل ترقی دیا جس سے پیداوار میں اضافہ ہوا۔

سدرشن جھیل کے بارے میں

سدرشن جھیل کی تعمیر سب سے پہلے چندرگپت موریہ نے کروایا تھا۔ یہ گجرات میں واقع ہے۔ اس جھیل سے سینچائی کے لئے نہریں لگائی گئیں لیکن چار سو سال بعد آئے بھیانک طوفان سے اس کے باندھ ٹوٹ گئے اور اس کا سارا پانی بہہ گیا۔ اس کی جانکاری ہمیں رودردامن نام کے ایک حکمراں کے کتبہ (جوناگڑھ ابھیلیکھ) سے ملتی ہے۔ اس کتبہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ رودردامن نے اسے دوبارہ بنوایا۔ اس جھیل کے باندھ کو پہلے کی بہ نسبت تین گنا زیادہ مضبوط بنایا گیا۔ رودردامن اپنے کتبوں میں یہ بھی جانکاری دیتا ہے کہ اس کے

مرمت کے کاموں کے لئے کوئی اضافی ٹیکس لیا گیا۔ سارا خرچ سرکار کے خزانے سے کیا گیا۔ تین سو سالوں کے بعد یہ باندھ پھر ٹوٹ گیا جس کو بنوانے کا کام بعد کے گپت خاندان کے حکمراں اسکند گپت نے کیا۔

> آپ اپنے استاد کی مدد سے یہ تذکرہ کریں کہ آپ کے علاقہ میں سینچائی کے کون کون سے ذرائع استعمال میں آتے ہیں؟ کیا وہ کسانوں کے کھیتوں کی سینچائی کرنے میں پورے طور پر اہل ہیں؟ کیا سینچائی کے ان ذرائع سے کسان مطمئن ہیں؟

کھیتی کی ترقی کے فائدے

سینچائی اور اوزاروں کے استعمال سے غلے کا پیداوار بڑھا۔ لوگوں کو کھیتی کے کاموں میں روزگار ملنے لگا اور ساتھ ہی ساتھ ان کی مزدوری بھی بڑھی۔ بادشاہوں کے ذریعہ سینچائی کا انتظام کئے جانے سے اور پیداواریت بڑھنے سے انہیں پہلے کی بہ نسبت زیادہ ٹیکس حاصل ہونے لگا۔ بادشاہ کو زیادہ دولت کے حصول نے اسے محل بنانے، فوج رکھنے اور قلعوں کی تعمیر کے لئے ذرائع فراہم ہوئے۔ زیادہ پیداوار نے صنعت کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ چنانچہ تجارتوں کی ترقی ان کا ایک اہم نتیجہ تھا۔

تجارت

اس عہد میں تجارت اور کاروبار کی ترقی بڑے پیمانے پر ہوئی۔ تجارت کی ترقی کے لئے موریہ عہد میں ہی کئی سڑک کے راستوں کی تعمیر اور ترقی کی گئی تھی۔ پاٹلی پتر سے تکچھ شیلا اور پاٹلی پتر سے تامرلپتی (بنگال) کو جوڑنے والی سڑکیں خشکی کے تجارت کے اہم ترین ذرائع تھے۔ موریوں کے بعد کے عہد میں جنوبی ہندوستان میں تجارتی سڑکوں کی ترقی ہوئی۔ کچھ تجارتی راستے وسط ایشیاء اور مغربی ایشیاء سے بھی جڑے ہوئے تھے۔ شمال مشرقی ہندوستان میں ہندوستانی شک کوشان حکمرانوں کی حکومتیں قائم ہونے سے اس برصغیر کا مغربی اور وسط ایشیاء سے بہت قریبی تعلقات قائم ہوئے۔ وسط ایشیاء سے ہندوستان ہوتے ہوئے ایک تجارتی راستہ گذرتا تھا جو چین کو رومن حکومت کے مغربی صوبوں سے جوڑتا تھا۔ یہ ریشمی راستہ تھا کیونکہ چین سے ہونے والے ریشم کی تجارت اکثر اسی راستے سے ہوتی تھی۔ ان راستوں کو آپ دیئے گئے نقشوں میں دیکھ سکتے ہو۔ رومن حکومت سے ہونے والی تجارت کا ایک بڑا حصہ انہیں علاقوں سے جڑا ہوا تھا۔ روم بھارت میں بنے ہوئے عیش و آرام والے سامان جیسے ریشم، مسالہ، موتی، ہاتھی دانت

سے بنے زیور وغیرہ کا ایک بڑا خریدار تھا۔

سنگم عہد کی تجارت

جنوبی ہندوستان میں دوسری صدی قبل مسیح سے لے کر تیسری صدی تک کا دور سنگم عہد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس دوران جنوبی ہندوستان میں بڑے پیمانے پر تجارت اور کاروبار کے ثبوت ملتے ہیں۔ سنگم ادب کے مطابق یہاں کی زمین کافی زرخیز تھی۔ معقول مقدار میں غلہ، پھل، پھول، مسالے، گوشت اور مچھلی یہاں کے لوگوں کو دستیاب تھے۔ کھیتی سے حاصل مالگذاری آمدنی کا خاص ذریعہ تھا لیکن اندرونی اور غیر ملکی تجارت سنگم عہد کی خوشحالی کی اہم وجہ تھی۔ بندرگاہ والے کئی شہر تجارت کے مرکز تھے جن میں پوہار بھی ایک بندرگاہ تھا سب سے زیادہ فائدہ مند سمندری تجارت جنوبی ہندوستان سے ہونے والا رومن تجارت تھا۔ جنوبی ہندوستان کے تینوں شاہی خاندان کے حکمرانوں، چول، پانڈیہ، اور چیر نے سنگم عہد کے تجارت کو کافی ترقی دیا۔

سنگم عہد

سنگم عہد سے مراد شاعروں کی مجلس سے ہے۔ جنوبی ہند کے حکمراں وقتاً فوقتاً تمل شاعروں کی مجلس منعقد کرواتے تھے۔ ان شاعروں کا کام ایسے ادب کی تخلیق کرنا تھا جس سے متعلقہ عہد کے معاشی نظام، تجارت کاروبار اور فن وغیرہ کی جانکاری سبھوں کو مل سکے۔ ان کے ذریعہ لکھے گئے ادب سے ہمیں دور دراز دکن میں تین خاص حکومتوں پانڈیہ، چول اور چیر کے نمود اور ترقی کی تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔

پوہار کی تجارتی سرگرمیاں: ایک جائزہ

پوہار سنگم عہد کا کافی سہولت یافتہ بندرگاہ تھا جو ہندوستان کے مغربی کنارے پر واقع تھا۔ یہاں غیر ملکوں کے مال لے کر آنے والے بڑے بڑے جہاز بھی بغیر پال اتارے ہی ساحل پر آ جاتے تھے۔ غیر ملکوں سے درآمد ہونے والی قیمتی سامان گودی باڑے (Dockyard) پر اتارے جاتے تھے۔ غیر ملکوں سے تجارت کی وجہ سے پوہار کے لوگ کافی دولت مند ہو گئے تھے۔ اس شہر میں کئی اونچے اونچے اور عالیشان عمارتیں تھیں۔ یہ عمارت کئی منزلے تھے۔ اس میں الگ الگ حصے تھے۔ ہر عمارت میں گلیارے، برآمدے اور کئی کمرے ہوتے تھے۔ ان عمارتوں میں اوپر تو دولت مند تاجر کا خاندان رہتا تھا اور نیچے کی منزل کا استعمال تجارت کے لئے ہوتا

تھا۔ سمندر کے کنارے پر واقع تجارتی جہازوں پر جھنڈے لہراتے رہتے تھے۔ ان کے ساتھ مختلف رنگوں کے جھنڈے بھی ہوتے تھے جو جہازوں پر لدے خاص قسم کے مال اور فیشن پرستوں کے لئے مفید سامان کا ایک طرح سے اشتہار کرتے تھے۔

کیا آپ کے گاؤں یا شہر کے تاجر بھی اتنے ہی خوشحال ہوتے ہیں جتنے پوہار کے تاجر تھے؟ ان کی خوشحالی کے کیا اسباب تھے؟

سنگم عہد کے ہندوستان کے ساحلی شہروں تونڈی، مرزش، پوہار، اریک مینڈو میں یون تاجر کافی تعداد میں رہتے تھے۔ یہ لوگ بوتل میں شراب مختلف قسم کے چراغ اور سونا لاتے تھے۔ اس کے بدلے یہ لوگ کالی مرچ اور دیگر مسالے اور سمندر و پہاڑ سے حاصل نایاب سامانوں کو یہاں سے لے جاتے تھے۔ یہاں ہوئی کھدائی میں رومن صراحیوں کے ٹکڑے، رومن تام سکے اور گریفائٹ کے نشانوں والے کالے اور لال مٹی کے برتن بھی ملے ہیں جن سے ہمیں ہندوستان کے روم کے ساتھ تجارت کی جانکاری ملتی ہے۔ ہندوستان کے ذریعہ برآمد کئے گئے سامان کے بدلے بڑی مقدار میں چاندی اور سونے کے سکے بھی یہاں آتے تھے۔

تبادلہ کے ذرائع سکے

تجارت و کاروبار میں ترقی کے ساتھ ہی تبادلہ کے ذرائع کے شکل میں سکوں کا رواج ہوا۔ آپ پچھلے بابوں میں جائیداد اور دولت کی علامت کے شکل میں گائے کو دیکھے ہوں گے۔ پہلے تجارت میں سامانوں کے تبادلے کا نظام رائج تھا لیکن اب سکوں کی بنیاد پر جائیداد کا اندازہ کیا جانے لگا۔ پہلے مختلف وزن والے اور ڈھالے گئے سکوں کا استعمال کیا جاتا تھا لیکن موریوں کے بعد ہندوستان میں اندرونی اور داخلی تجارت کا بڑے پیمانے پر ترقی ہوا۔ ہند یونانی حکمرانوں نے سونے کے سکّوں کو ہندوستان میں پہلی بار جاری کیا۔

آہت (ڈھالے گئے) سکّے

چاندی یا سونے کے سکّے پر سرکاری نشانوں کو ڈھال کر بنائے جانے کی وجہ سے انہیں آہت سکّہ کہا جاتا تھا۔

کوشان حکمرانوں کے وقت سونے اور چاندی کے جو سکّے جاری کئے گئے تھے ان کا رواج تجارتی کاموں

تک ہی محدود تھا۔ ان حکمرانوں کے ذریعہ روز مرہ کے کاموں کے استعمال کے لئے تانبے کے سکّے بھی رواج میں لائے گئے۔ ماہرین آثار قدیمہ کو اس عہد کے سکّے بڑے پیمانے پر ملے ہیں۔ ان سکّوں سے ہمیں اس کے جاری کرنے والے حکمرانوں کے زمانہ تجارت و کاروبار اور معاشی خوشحالی کی جانکاری ملتی ہے۔ سکّوں پر حکمرانوں، دیوتاؤں وغیرہ کے تصویر درج رہنے سے اس عہد کے فنی ترقی کی بھی جانکاری ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ کوشان حکمراں کے سکوں پر بودھ مذہب کے نشان درج ملتے ہیں۔ اس لئے یہ سکے اس زمانے میں بھی معاشی خوشحالی اور مذہبی عقائد پر روشنی ڈالتے ہیں۔

آہت (ڈھالے گئے) سکّے

کوشان عہد کے سکے، ساتواہن سکے، شگ سکے اور ہند یونانی سکّے

شہر کی خوشحالی اور شہر کے مختلف سرگرمیوں کا مرکز

تجارت و کاروبار کے حلقہ میں کافی ترقی نے شہروں کی خوشحالی میں اضافہ کیا۔ اساطیری کہانیوں سے ہمیں جانکاری حاصل ہوتی ہے کہ کس طرح لوگ تجارت کے ذریعہ سے معاشی شکل میں خوشحال ہوتے جا رہے تھے۔ شہر کئی سرگرمیوں کے مرکز ہوا کرتے تھے۔ وہ دستکاری، تجارت کاروبار مذہبی تعلیم

وغیرہ کے مرکز کی شکل میں ترقی یافتہ تھے۔اس وقت شمالی ہندوستان کے خاص شہر تھے۔ تکچھ شیلا، کوشامبی، سراوستی، ہستناپور، متھرا، ویشالی، پاٹلی پترااوراجینی وغیرہ۔ دکنی ہندوستان میں نگر، پیٹھن، گھنیہ، کٹک، امراوتی، اریک میڈو وغیرہ اہم ترین شہر تھے۔

پاٹلی پتر

مختلف سرگرمیوں کے مرکز کی شکل میں پاٹلی پتر (پٹنہ) کا مثال لے سکتے ہیں۔ یہ مہاجن پد عہد سے ہی یا چھٹی صدی قبل مسیح سے ہی ایک اہم ترین شہر رہا ہے۔ یہاں آمدورفت کے لئے دوطرح کے ذرائع دستیاب تھے۔ پانی کے راستے اور خشکی کے راستے۔ شمال مغرب میں تکچھ شیلا کی طرف جانے والا خشکی کا راستہ پاٹلی پتر سے ہی ہوکر گذرتا تھا۔ دوسری طرف پانی والے راستے کے ذریعہ تامرلپتی (بنگال) بندرگاہ تک یہاں سے راستہ جاتا تھا۔ یہ برما اور سری لنکا کے لئے خاص بندرگاہ تھا۔ شہر کے چاروں طرف سے قلعہ بندی کی گئی تھی۔ یہاں بودھ مبلغوں کو ٹھہرنے کے لئے کئی سنگھارام تھے۔ موجودہ پٹنہ کا بھکنا پہاڑی ممکن ہے کسی زمانے میں بودھ مبلغوں کے ٹھہرنے کی جگہ تھی۔ پاٹلی پتر سرکاری اور عوامی فن کے مشہور مرکز کی شکل میں ترقی یافتہ تھا۔ آس پاس کے کسان اور جانور پالنے والے اپنے پیداوار کو بیچنے شہر آیا کرتے تھے۔ پاٹلی پتر ہزاروں سال تک انتظامی سرگرمیوں کا خاص مرکز بنا رہا۔ یہاں بڑے بڑے انتظامی افسران اور فوجی افسران قیام کرتے تھے جو اعلیٰ طبقہ کے آمدنی والے جماعت کے لوگ ہوتے تھے۔ ان کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی قسم کی ثقافتی سرگرمیوں کو ترقی دیا گیا تھا۔ ان افسران کے ذریعہ مٹھوں اور مندروں کو عطیات دیئے جاتے تھے۔ اکثر شہر کے راجا رانی، بڑے بڑے افسران، دولت مند تاجر اور دستکار عطیہ دیتے تھے۔ ذرائع سے جانکاری ملتی ہے کہ یہاں ہتھیار بنانے والے، رتھ بنانے والے رتھکار، سونار، لوہار، بنکر، بڑھئی وغیرہ بستے تھے۔

ہمیں اس زمانے کے گاؤں کے بارے میں نسبتاً کم جانکاری ملتی ہے کیونکہ اس زمانے کے گاؤں کی کھدائی ماہرین آثار قدیمہ کے ذریعہ شاید ہی ہوتے ہیں پھر بھی کتبوں اور متعلقہ عہد کے ادب سے ہمیں گاؤں کے بارے میں بھی جانکاریاں حاصل ہوتی ہیں۔

موریوں کے بعد کے عہد میں سبھی گاؤں ایک طرح کے نہیں تھے۔ان پر کہیں حالات اور آب وہوا کا اثر تھا تو کہیں تہذیبی فرق تھا۔ پہاڑی اور جنگلی علاقوں کے گاؤں دور دور بسے تھے اور ان کی آبادی پھیلی ہوئی تھی جبکہ گنگا گھاٹ کے گاؤں گھنی آبادی سے بھرے تھے۔شمالی ہند اور دکنی ہندوستان کے گاؤں کی انتظامی بناوٹ، مقامی انتظامیہ قدرے مختلف تھی۔

آیئے دیکھیں گاؤں کا سماجی اور انتظامی معیار کیسا تھا!

گاؤں میں سب سے زیادہ بااثر آدمی گاؤں کا مکھیا ہوتا جسے گرام بھوجک بھی کہا جاتا تھا۔ یہ عہدہ خاندانی ہوتا تھا۔اس کے پاس گاؤں میں سب سے زیادہ زمین ہوتی تھی۔ یہ کھیتی کرنے کے لئے داس، غلام یا بندھوا مزدور رکھتے تھے۔ یہ بادشاہ کے لئے خراج بھی وصولتے تھے اور جج و پولس کا کام بھی کرتے تھے۔ چھوٹے معیار کے کسان جن کے پاس اپنی زمین ہوتی تھی اسے گرہ پتی کہا جاتا تھا۔گاؤں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے تھے جن کو اپنی زمین نہیں ہوتی تھی اور وہ دوسروں کی زمین پر مزدوری کرتے تھے۔اس طرح کے لوگوں میں داس، کرم کار اور دستکار وغیرہ شامل تھے۔ جنوبی ہندوستان کے بڑے کسانوں کو ''ویلاس'' کہا جاتا تھا۔ چھوٹے کسان ''اونوار'' کہلاتے تھے۔ بغیر زمین والے مزدور طبقہ اور غلاموں کو کڈیسیار اور آدی منی کہا جاتا تھا۔ زیادہ تر گاؤں جو بڑے ہوتے تھے ان میں لوہار، کمہار، بڑھئی اور بنکر جیسے دستکار بھی ہوتے تھے۔

موریوں کے بعد کے عہد میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں کئی طرح کا سامان بنایا جاتا تھا۔ کشمیر، کوشل، ویدربھ اور کلنگ ہیروں کے لئے مشہور تھے۔ مگدھ درختوں کے ریشوں سے بنے کپڑوں کے لئے اور بنگال ململ کے ریشوں سے بنے کپڑوں کے لئے مشہور تھا۔ کپڑوں کے پیداوار کے لئے اتر میں کاشی اور دکھن میں مدورئی خاص مرکز تھے۔ یہاں عورتیں بھی کام کرتی تھیں خاص کر سوت کاتنے کا کام عورتیں ہی کرتی تھیں۔

اس عہد میں تاجر اور دستکار منظم شکل میں کام کرنے لگے تھے۔ان کی اپنی اپنی تنظیمیں تھیں جنہیں درجہ کہا جاتا تھا۔ درجوں کے ذریعہ دستکاروں کو تربیت دینے، کچا مال دستیاب کرانے اور تیار مال کو تقسیم کرانے کا کام کیا جاتا تھا۔ یہ درجے بینک کا کام بھی کرتے تھے۔ جمع دولت کو نفع کے کام میں لگایا جاتا تھا۔ نفع کا کچھ حصہ پیسہ جمع کرنے والے شخص کو دیا جاتا تھا۔ اس کا کچھ حصہ مذہبی اداروں کی ترقی کی شکل میں دیا جاتا تھا۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ موریوں کے بعد کے عہد میں سیاسی افراتفری کے باوجود بھی کھیتی اور تجارت میں اتنی زیادہ ترقی ہوئی کہ ہندوستان اپنے پیداوار اور دھات کو غیر ملکوں میں برآمد کرنے والا ملک بن گیا۔ اسی سلسلے میں ہندوستان مذہب اور تہذیب کا غیر ملکی مذہب اور تہذیب سے رابطہ قائم ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعید مشرق کے ملکوں کے فن و ادب بھی اس سے متاثر ہوئے۔

جاتک کتھا: ایک غریب کی ہوشیاری

جاتک کتھائیں عام لوگوں میں رائج ہیں جن کو بودھ بھکشوؤں نے جمع کیا تھا۔ اس کتھا میں یہ بتایا گیا ہے کہ کیسے ایک غریب آدمی اپنی ہوشیاری سے اور تجارت کے ذریعہ سے امیر بن جاتا ہے۔

ایک شہر میں ایک غریب آدمی تھا۔ اس کے پاس کھانے کے لئے پیسہ نہیں تھا۔ اس نے ایک مرا ہوا چوہا دیکھا۔ اس چوہے کو اٹھا کر اس نے ایک دکاندار کو ایک سکے میں اس کی بلی کے لئے بیچ دیا۔ دوسرے دن بڑے زوروں کی آندھی آئی۔ وہاں کے راجا کا باغیچہ شاخوں اور پتوں سے بھر گیا۔ راجا کا مالی اسے صاف کرنے کے لئے پریشان تھا۔ تبھی اس شخص نے باغیچے کی صفائی کا کام مالی سے اس شرط پر لے لیا کہ بدلے میں مالی تمام شاخیں اور پتیاں اسے دے دے گا۔ مالی فوراً تیار ہو گیا۔ اس وقت قریب میں کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ اس شخص نے انہیں مٹھائی کا لالچ دے کر شاخوں اور پتیوں کو باہر رکھنے کو کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے باغیچہ بالکل صاف ہو گیا اور شاخیں اور پتے بھی ایک جگہ جمع ہو گئے۔ تبھی راجا کا کمہار برتن پکانے کے لئے ایندھن کی تلاش میں ادھر سے گذر رہا تھا۔ اس چالاک آدمی نے ان شاخوں اور پتوں کو اس کے ہاتھ بیچ دیا جس سے اس کے پاس کچھ پیسے جمع ہو گئے۔ 169/16-17

اس کے بعد اس آدمی کو ایک چالاکی سوجھی۔ اس نے ایک بڑے برتن میں پانی بھر کر گھاس کاٹنے والے 500 لوگوں کو پانی پلایا۔ اس کی خدمت کا جذبہ دیکھ کر گھاس کاٹنے والوں نے اس سے کہا تم نے ہماری پیاس بجھائی بولو، ہم تمہارے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ اس آدمی نے جواب دیا میں آپ کو بتاؤں گا جب مجھے آپ کے مدد کی ضرورت ہوگی۔

چالاک آدمی نے اس کے بعد ایک تاجر سے دوستی کر لی۔ اس تاجر نے اس کو بتایا کہ کل 500 گھوڑوں کے

ساتھ ایک بڑا تاجر شہر میں آرہا ہے۔ تبھی اس شخص نے گھاس کاٹنے والوں کے پاس جاکر کہا کل تم سبھی مجھے ایک ایک گٹھری گھاس دے دینا اور تب تک اپنے گھاس مت بیچنا جب تک میرا پورا گھاس فروخت نہ ہوجائے۔ اس طرح اس شخص کے پاس 500 گٹھری گھاس جمع ہوگئے۔ جب گھوڑے کے تاجر کو کہیں گھاس نہیں ملا تو اس نے اس شخص سے ایک ہزار سکے میں اس کے سارے گھاس خرید لئے۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے اپنی ہوشیاری سے وہ غریب آدمی سے دولت مند بن گیا۔

بچو، کیا آپ بتائیں گے کہ گھوڑوں کا تاجر اپنے 500 گھوڑوں کے ساتھ شہر کیوں آیا ہوگا؟

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

معروضی سوالات

1 چھوٹے اور آزاد کسانوں کو کیا کہا جاتا تھا؟

(الف) گرام بھوجک (ب) درجہ (سرٹنی)

(ج) گرہ پتی (د) ویلاّر

2 سنگم عہد (جنوبی ہندوستان) کے خوشحال کسانوں کو کیا کہا جاتا تھا؟

(الف) گرام بھوجک (ب) گڈیسیار

(ج) ویلاّر (د) اونوار

3 سدرشن جھیل کی تعمیر سب سے پہلے کس نے کروائی؟

(الف) چندر گپت موریہ (ب) رودردامن

(ج) اسکندگپت (د) اشوک مہان

4 سنگم عہد کے تجارتی شہر کون نہیں ہیں؟

(الف) پوہار (ب) اڑے پور

(ج) تونڈی (د) کنیا کماری

5 آیئے مذاکرہ کریں

تقریباً 2500 سال پہلے اندرونی تجارت میں کون کون سی پریشانیاں آتی ہوں گی۔

6 آپ کے گاؤں میں آج کھیتی کیسے کی جاتی ہے۔استعمال ہونے والے 5 اوزاروں کے نام لکھیں۔

7 آج سینچائی کے کون کون سے طریقے اپنائے جاتے ہیں۔آپ موازنہ کیجئے۔قدیم دور میں آج کے کون سے طریقے نہیں اپنائے جاتے تھے۔

آیئے کر کے دیکھیں

8 آپ اگر دستکار کو کام کرتے دیکھتے ہیں تو ان کے بارے میں لکھیں وہ کیسے کام کرتے ہیں؟ ان کے ذریعہ

بنائے گئے پانچ اوزاروں کے نام لکھیں۔

9 پاٹلی پتر کے لوگ کون کون سے کام کرتے تھے۔ گاؤں کے لوگوں سے ان کی تجارت کس طرح مختلف تھی۔

10 آپ ہندوستان سے روم کو برآمد اور درآمد ہونے والی تین تین سامانوں کی ایک فہرست بنائیں۔

درجہ میں مذاکرہ

1. کیا بادشاہ سینچائی کا انتظام کر کے زیادہ خراج حاصل کرنے کا مالک تھا۔
2. گاؤں کے لوگوں کی زندگی کیسی تھی۔
3. پاٹلی پترا کے لوگ کون کون سے تجارت سے جڑے ہوئے تھے۔ آپ اس کی ایک فہرست بنائیے۔

باب-11

دور دراز کے صوبوں سے تعلقات

اجے اپنے درجہ میں خاموشی سے سوچ رہا تھا۔ تبھی کلاس میں استاد داخل ہوئے۔ اس نے استاد سے سوال کیا۔ سر! آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ بادشاہ اشوک کے بعد اس کی حکومت رفتہ رفتہ بکھر گئی اور نئے حکومتوں کا نمود ہوا۔ جن میں سے کچھ کا قیام غیر ملکی حملہ آوروں کے ذریعہ ہوا۔ یہ غیر ملکی کون تھے اور کہاں سے آئے تھے۔ استاد نے جواب دیا کہ آگے ہم ان غیر ملکیوں کا تذکرہ کریں گے۔

بچو! موریہ حکومت کے زوال کے بعد مگدھ علاقے میں شُنگ خاندان کی حکومت قائم ہوئی جس کا بانی پشپ متر شنگ تھا جو آخری موریہ حکمراں برھدرتھ کا سپہ سالار تھا۔ اس کی حکومت زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکی کیونکہ ہندوستان کی سرحد کے باہر سے اس دور میں غیر ملکی فوجیوں کا حملہ ہونے لگا اور کچھ دنوں کے بعد انہیں غیر ملکی فاتحین نے اپنی حکومت مضبوط کر لی۔ انہوں نے ہندوستان میں مستقل طور سے رہنا شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ یہاں کی تہذیب میں گھل مل گئے۔ ان میں کچھ خاص خاندان اس طرح تھے۔

بیکٹیریا کے یونانی حکمراں

یہ تاریخ میں ''انڈو گریک'' کے نام سے مشہور ہیں۔ سب سے مشہور یونانی حکمراں میناںڈر تھا۔ جو بودھ ادب میں ''میلیند'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بودھ کتاب ''میلیند پنہ'' میں میانڈر کا بودھ بھکشو ناگ سین کے ساتھ مکالمہ ہے۔ ناگ سین کے تعلق میں آنے کے بعد میناںڈر بودھ مذہب کا مقلد بن گیا۔ اس کی راجدھانی ساکل (موجودہ سیالکوٹ) تعلیم کا خاص مرکز تھا۔

یونانی تعلقات کا ہندوستان پر دوررس اثر پڑا۔ ہندوستان میں علم حکمت کے طریقے سائنس، علم نجوم اور سکے بنانے کے فن میں تبدیلیاں آئیں جبکہ مذہب اور فلسفہ کے میدان میں ان نئے حکمرانوں پر ہندوستان کا اثر ہوا۔

شک — یونانی حکمراں کے زوال کے بعد ''سیتھین'' یا شک حکمرانوں نے اپنی حکومت قائم کی۔ یہ بنیادی

طور پر وسط ایشیاء کے باشندہ تھے لیکن کچھ زمانہ پہلے تک انہوں نے شمالی ہند کے علاقوں پر حکومت کیا۔ یہ ''چھترپ'' کہلاتے تھے۔ یہ کئی شاخوں میں تقسیم تھے۔ ان میں ایک اہم ترین شاخ اجین کے چھتریوں کی تھی۔ ان میں رودردامن اہم ترین اور مشہور راجا تھا۔ اس کے جونا گڑھ کتبہ سے جنوبی ہند کے ساتواھان اور کشانوں کے ساتھ ٹکراؤ کی جانکاری حاصل ہوتی ہے۔ جونا گڑھ سدرشن جھیل کے دوبارہ تعمیر کے بارے میں گذشتہ باب میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

کشان— غیر ملکی حملہ آوروں کے تسلسل میں کشانوں کا مقام اہم ترین ہے۔ کشان یوچی قبیلہ کے ایک شاخ تھے۔ ہندوستان میں اس خاندان کا پہلا حکمراں ''کوجول کڈفیسس''ہوا۔ اس نے کابل اور کشمیر میں اپنی حکومت قائم کی۔ اس خاندان کا سب سے عظیم حکمراں کنشک تھا۔ اس کے زمانے میں کشان حکومت کے تحت افغانستان، سندھ، بیکٹیریا، پارتھیا وغیرہ کے صوبے شامل تھے۔

کنشک کے زمانے کے ہندوستان کا نقشہ

کنشک مگدھ پر حملہ کر کے مشہور دانشور اشوگھوش کو اپنی راجدھانی ''پوروش پور'' پیشاور لے آیا تھا۔ کنشک نے ہندوستان سے باہر بھی اپنی حکومت توسیع کرنے کے ارادے سے کئی فوجی مہم بھیجے اور ایک وسیع علاقے کو اپنی حکومت میں ملالیا۔ اس نے چین کے ساتھ بھی جنگ کیا جہاں ایک بار ہار جانے کے بعد دوسری بار وہ فاتح ہوا۔ موریہ حکومت کے بعد اس نے ہندوستان میں پہلی بار ایک عظیم حکومت قائم کی۔ ریشمی راستے جہاں سے روم اور چین کے بیچ ریشم کا تجارت ہوتا تھا اس پر کشان حکومت کا قبضہ تھا۔ اس تجارتی راستے پر قبضہ کرنے کی وجہ سے ہندوستان کے تجارتی تعلقات مغربی ایشیاء اور یوروپی ملکوں کے ساتھ ہوا۔ کنشک کی راجدھانی میں بڑے بڑے دانشور موجود تھے۔ اشوگھوش کے علاوہ پارشو، وشومترا، ناگارجن وغیرہ اس کے دربار کے رتن تھے۔

بودھ مذہب کی توسیع

مذہب کے میدان میں موریوں کے بعد کے عہد کی اہم خصوصیت تھی ویدک مذہب کا احیاء اور بودھ مذہب کے درمیانی شاخ کا طلوع اور ترقی۔ پشیہ مترشنگ نے برہمن مذہب کو فروغ دیا جس سے یگیہ اور قربانی کے رواج کی ترقی ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی تری دیو برہم، وشنو اور مہیش کا تصور بھی مضبوط ہوا۔ کئی غیر ملکیوں نے بھی اس مذہب کو اپنالیا۔ پھر بھی ہندوستان میں آنے والے اس وقت کے تقریباً تمام غیر ملکی حکمرانوں نے بودھ مذہب کو ہی سرپرستی دیا۔ ہند و یونانی حکمرانوں نے اپنے سکوں پر بودھ نشان درج کیے اور کشانوں نے بودھ ویہاروں کو بہت سے عطیات دیے۔ کنشک نے بودھ مذہب کو اختیار کرلیا۔ اس لئے اس نے اس مذہب کو سرکاری سرپرستی بھی عطا کیا۔ آریوں کے دور دراز علاقوں میں بھی بودھ مذہب کے تبلیغ کے لئے مبلغ بھیجے۔

ملک کے اندر بودھ مذہب کو دولت مند تاجروں کے ذریعہ بھی سہارا ملا۔ اس عہد کے کئی بودھ ویہار تاجروں کے عطیات سے بنائے گئے ملک کے زیادہ تر ویہار تجارتی راستوں یا مغربی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں واقع تھا۔

تجارت کے راستوں سے بودھ مذہب مغربی اور وسط ایشیاء بھی پہنچا۔ تجارت کے ہی سلسلے میں کئی ہندوستانی تاجروں نے کاشغر، کھوتان، چارکند، طرفان اور میرن وغیرہ مقامات پر تجارتی مراکز قائم کیے۔ تاجروں کے ساتھ بودھ مذہب کے مبلغ بھی ان مقامات پر گئے۔ وسط ایشیاء کے باشندوں نے مذہبی مبلغ کے تعلق سے بودھ مذہب کو قبول کیا اور بودھ مٹھوں کو قائم کیا۔ ان مٹھوں میں بودھ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ شروع ہوا۔ غیر ملکی تعلقات نے نئے

خیالات کی ترقی میں بھی مدد کی۔

مہاتما بودھ کی موت کے فوراً بعد ہی ان کی تعلیمات کے بارے میں تنازعہ شروع ہو گیا تھا۔ نتیجہ کے طور پر بودھ مذہب دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہین یان اور مہایان۔ ہین یان شاخ کے ماننے والے مہاتما بدھ کی بنیادی تعلیمات میں یقین رکھتے تھے اور مہایان فرقہ کے ماننے والے لوگوں نے بودھی ستیہ کی مثالیں پیش کیں۔ اس کے مطابق بدھ کو ایک مذہبی مصلح کی شکل میں نہ دیکھ کر بھگوان کی شکل میں دیکھا جانے لگا۔ بعد میں ان کی مورتیاں بنا کر ان کی پوجا کی جانے لگی۔ اس طرح مہایان فرقہ نے بودھ مذہب میں عقائد کے تصور کو فروغ دیا۔

فن اور فنکاری

موریوں کے بعد کے عہد میں فنون کی ترقی کو بھی قابل ذکر فروغ ہوا۔ معاشی خوشحالی نے بھی اس ترقی کو متاثر کیا۔ اس وقت کے تعمیر عمارت کے فن کے باقیات کی شکل میں استوپ گوھا مندر چیتیہ اور بودھ ویہار (بودھ بھکشوؤں کی قیام گاہ) ہے۔ پہاڑوں میں چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی غاریں، بودھ مندروں اور بھکشوؤں کے رہنے کے لئے

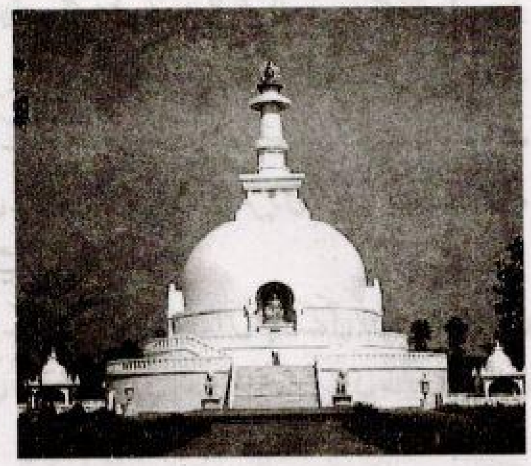

استوپ

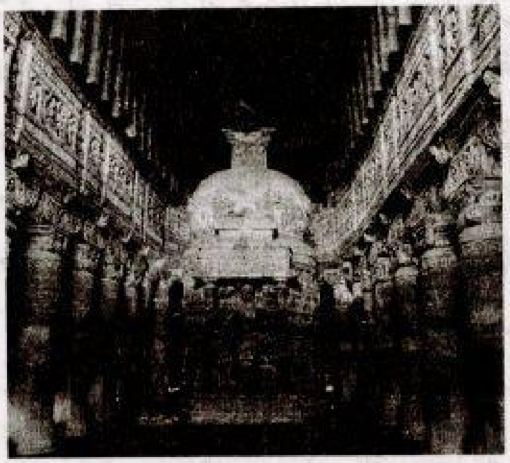

چیتیہ

استعمال کی جاتی تھیں۔ اس میں چیتیہ یا پوجا کے مقام بھی شامل ہیں۔

مغربی ہندوستان میں کارلے کی غاریں اور اجنتا و ایلورا کے غار مندروں کی تعمیر کے ثبوت آج بھی دستیاب ہیں۔ بھرہوت اور سانچی کے استوپ بھی فن تعمیر کی اچھی مثالیں ہیں۔ ان میں تورن اور ریلنگ کو سجانے کے لئے لکڑی

بامیان میں واقع بھگوان بدھ

بدھ (گاندھار طرز)

بھگوان بدھ (متھورا طرز)

اور ہاتھی دانت کا خوبصورت استعمال ہوا ہے۔

یہ فن مذہب سے متاثر تھے۔ خواہ یہ فن تعمیر ہو یا فن مورتی ہو۔ اس وقت کی کچھ خاص شیلی (طرز) فروغ پائیں۔ شنگ شیلی، گاندھر شیلی، متھرا شیلی اور امراوتی شیلی میں خوبصورت مورتیوں، استوپوں اور تورن دروازوں کی تعمیر ہوئی۔

شنگ شیلی— شنگ فن میں استوپ کے چاروں طرف ایک اونچی چہار دیواری بنائی جاتی تھی اور تورن دروازے لگائے جاتے تھے جس کو جاتک کتھاؤں، بودھ علامات، ناگ اور اپسرا کی مورتیوں سے سجایا جاتا تھا۔ بھارہوت اور سانچی کا استوپ اس فن کی اچھی مثالیں ہیں۔

گندھار شیلی— یونانی فن کے اثر سے ملک کے شمال مغربی صوبوں میں گندھار شیلی کو ترقی ہوئی۔ اس شیلی کی زیادہ تر مورتیاں بدھ کی زندگی کے سفر سے متعلق ہیں۔ گاندھر فن کی کئی مورتیاں لاہور اور پیشاور کے دفتروں میں محفوظ ہیں۔ ہندوستان کے باہر اس فن کا بڑے پیمانے پر اثر ہوا۔ اس شیلی کو انڈو۔گریک شیلی بھی کہا جاتا ہے۔

متھورا شیلی— کشانوں کے عہد میں متھورا بھی فن کا ایک خاص مرکز تھا۔ اس میں بدھ کی مورتیاں بنانے میں واضح فکر ہندوستانی ہے۔ اس میں یونانی یا ایرانی فن کے علامات نظر نہیں آتے ہیں۔ متھورا شیلی میں بدھ کی مورتیوں کے علاوہ ہندو اور جین مورتیوں کی تعمیر کی گئی تھی۔ متھورا کے کنشک کی ایک سر کٹی مورتی ملی ہے۔ یہ مورتی فن کے نقطہ نظر

سے اعلیٰ درجہ کی ہے۔اس شیلی میں مقامی شکل سے حاصل خوبصورت لال بلوا پتھر کا استعمال ہوتا تھا۔

امراوتی شیلی— آندھرا پردیش کے امراوتی (ضلع گنٹور) سے مہاتما بدھ کی کئی مورتیاں ملی ہیں۔ یہاں حاصل استوپ کی اہم خصوصیت اس کی سنگ مرمر کی پٹیاں ہیں جن پر بدھ کی زندگی سے متعلق مناظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس میں جانوروں اور پھولوں کی تصویر بھی ہے۔ یہ فن غیر ملکی اثرات سے مکمل طور پر آزاد ہے۔

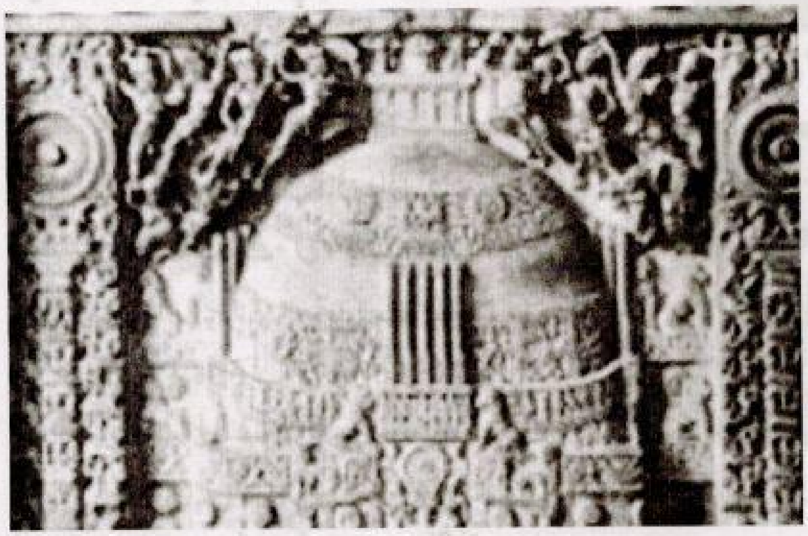

امراوتی استوپ

اس طرح ہندوستانی تہذیب کی توسیع قدیم زمانے میں ایشیاء کے مختلف ممالک میں ہوئی۔ ان میں وسط اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ممالک شامل ہیں۔ ان تعلقات کی توسیع مذہبی اور تجارتی ذرائع سے ہوئی۔

بودھ مذہب کی تبلیغ وتوسیع کے سلسلے میں ہندوستان کا تعلق لنکا، برما، چین اور وسط ایشیاء کے ساتھ ہوا جبکہ تجارت کے ذریعہ سے کمبوڈیا، انڈونیشیا اور تھائی لینڈ وغیرہ ممالک کے ساتھ ہندوستان کا تعلق قائم ہوا۔

لنکا میں اشوک کے زمانے میں بھی بودھ دھرم کا پرچار ہوا اور آج اس ملک میں اس مذہب کے ماننے والے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اسی طرح برما یا جدید میانمار میں بودھ مذہب کے ''تھیرواد'' شکل کی ترقی ہوئی۔ ان دونوں ملکوں میں کئی مندروں اور مورتیوں کی تعمیر بھی ہوئی جو ہندوستانی فن کے توسیع کی مثالیں ہیں۔ کشان حکمرانوں کے زمانے میں افغانستان اور وسط ایشیاء میں بھی بودھ مذہب کا بڑے پیمانے پر تبلیغ ہوا۔ گوتم بدھ کی سب سے بڑی مورتی

افغانستان کے بامیان میں ہی پہاڑ کو کاٹ کر بنائی گئی تھی۔

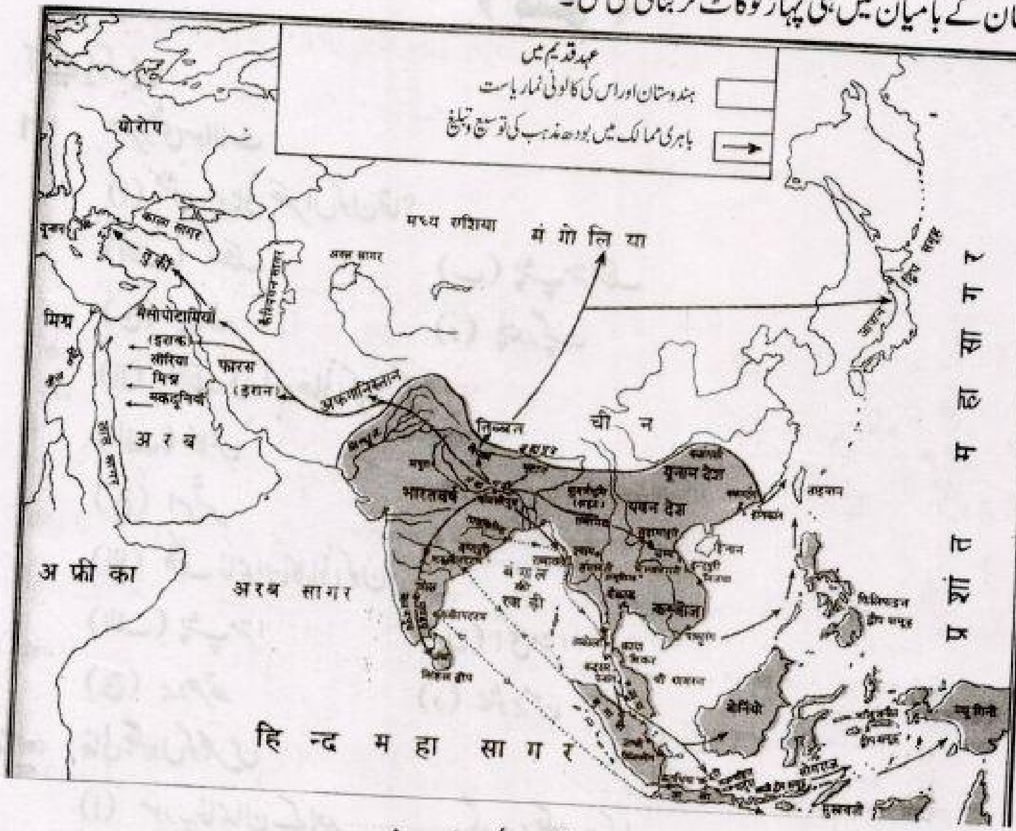

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کا نقشہ

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوالات

(i) مشہور یونانی حکمراں کون تھا؟

(الف) کنشک (ب) پشپ مترشنگ

(ج) مینانڈر (د) چندرگپت

(ii) کشنک کی راجدھانی کہاں تھی؟

(الف) کابل (ب) پیشاور

(ج) امرتسر (د) یارقند

(iii) شُنگ خاندان کا بانی کون تھا؟

(الف) پشپ مترا (ب) اگنی مترا

(ج) بردھرتھ (د) یشوبرمن

2 خالی جگہوں کو بھریں

(i) موریہ خاندان کے بعد..................مگدھ پر حکومت کیا۔

(ii) انڈو۔گریک بادشاہ ہندوستان میں..................سے آئے۔

(iii) سدرشن جھیل کی مرمت..................نے کرائی۔

(iv)..................کے سب سے مشہور راجا کنشک تھے۔

(v) کنشک نے..................مذہب کو سرکاری سرپرستی عطا کیا۔

3 جوڑ املائیے

مہایان	شک
مینانڈر	بودھ کتابیں

رودردامن	سانچی
استوپ	انڈو-گریک
میلیند پنہ	بودھ دھرم

آیئے مذاکرہ کریں

1. متھوراشیلی اور گندھارشیلی کے مورتی کے فن میں یکسانیت اور تضاد کیا ہیں؟
2. غیر ملکوں میں بودھ مذہب کے پرچار میں کن لوگوں کی خدمات تھیں؟
3. ہندوستان پر یونانی تعلق کا کیا اثر پڑا؟

آیئے کر کے دیکھیں

4. بودھ مذہب سے متعلق کتابوں کی ایک فہرست بنائیں۔
5. کتاب میں دیئے گئے مورتی کے فن کی تصویر دیکھ کر یہ بتائیں کہ موجودہ دور میں بنائے جانے والے مورتیوں میں کیا فرق نظر آتا ہے۔

باب-12

نئی حکومتیں (بادشاہت) اور صوبے

بہار سیر پروگرام کے تحت طلباء اور معلموں کی ایک جماعت گھومنے کے لئے نالندہ مہاویہار پہنچی۔ مہاویہار کو دیکھتے ہی چھٹی جماعت کے طالب علم کیش کے دل میں کئی سوالات اٹھنے لگے۔ اس مہاویہار کو بنانے والے کون تھے؟ جب یہ بنا ہوگا تو کتنا خوبصورت نظر آتا ہوگا؟ یہاں کون کون لوگ رہتے تھے اور وہ کیا کرتے تھے؟

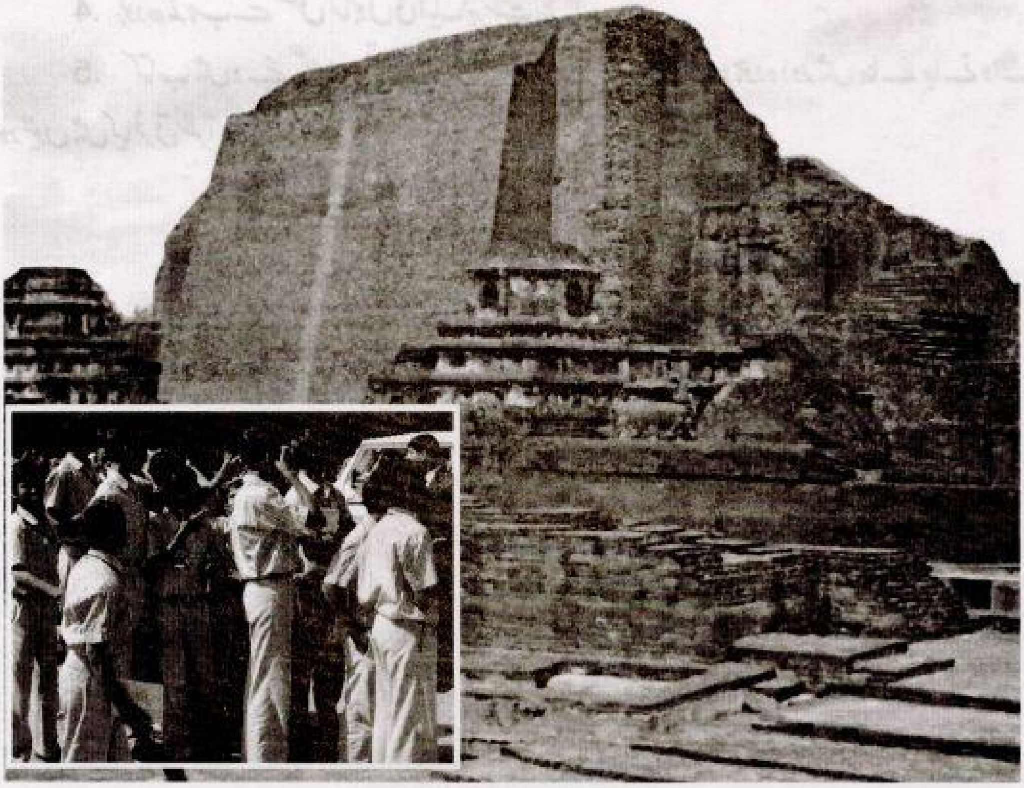

نالندہ گئے طالب علموں اور معلموں کی جماعت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ چوتھی صدی قبل مسیح میں موریوں نے سب سے پہلے پورے ہندوستان میں ایک وسیع حکومت قائم کی۔ اسی طرح گپت حکمرانوں نے تیسری صدی میں شمالی ہند میں ایک نئے حکومت کی بنیاد ڈالی جو آگے چل کر ایک وسیع حکومت میں تبدیل ہوگیا۔ اس حکومت کو ہندوستان کے سیاسی اور تہذیبی تاریخ میں اہم مقام حاصل ہے۔ اس کے قیام کا سہرا چندر گپت اول کے سر جاتا ہے۔ ان کے مورث سری گپت اور گھٹوتکچ ممکن ہے جاگیردار قسم کے حکمراں رہے ہوں گے۔ چندر گپت نے لچھوی شہزادی سے شادی کر کے اپنے کو سماجی اور سیاسی شکل میں بھی اثر ورسوخ والا بنالیا۔

سمندر گپت **(335-375 عیسوی)**:- سمندر گپت، گپت خاندان کا سب سے بااثر رہنما تھا۔ اس کے بارے میں درباری شاعر ہری سین کے ذریعہ تحریر کردہ ایک قصیدہ سے جانکاری ملتی ہے۔ اسے ''توصیفی سند'' بھی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سمندر گپت کے بارے میں ایرن کتبہ (مدھیہ پردیش) اور مختلف قسم کے سکّوں وغیرہ سے بھی جانکاری ملتی ہے۔

وینا بجاتے ہوئے سمندر گپت کے سکے

گپت نسب نامہ

سری گپت	-	240-280 عیسوی
گھٹوتکچ	-	280-319 عیسوی
چندر گپت اوّل	-	319-335 عیسوی
سمندر گپت	-	335-375 عیسوی
رام گپت	-	375-375 عیسوی
چندر گپت دوم	-	375-415 عیسوی
کمار گپت	-	415-455 عیسوی
اسکند گپت	-	455-467 عیسوی

پریاگ پرشستی کے مطابق

1. سمندر گپت نے آریہ ورت کے حکمرانوں کو سیدھا اپنے قبضہ میں کرلیا۔اس علاقے کے نوحکمرانوں کو اس نے ہرایا۔

2. دکن کے بارہ حکمرانوں کو سمندر گپت نے ہرا کر خود سپردگی کے لئے مجبور کردیا۔حالانکہ ان صوبوں کو دوبارہ آزاد کردیا گیا۔یہ سمندر گپت کے غلام حکومت تھے۔ان کے ذریعہ خراج کے شکل میں ایک مقررہ تحفہ لیا جاتا تھا۔

3. جنگلی علاقہ کے راجا کو آٹو یک پردیش کے راجا کی شکل میں جانا جاتا تھا۔ان کے علاقوں کی توسیع اتر پردیش کے غازی پور سے لے کر مدھیہ پردیش کے جبل پور تک تھا۔ان راجاؤں (جو ممکن ہے اپنے قبیلوں کے سردار تھے) کو بھی سمندر گپت نے ماتحتی قبول کرنے پر مجبور کیا۔انہیں خادم یا مبلغ کا درجہ دیا جاتا تھا۔ان کے ساتھ سمندر گپت نے نسبتاً نرم سلوک کیا۔

4. ہندوستان کے سرحدی صوبوں نے تحفہ اور حکومت سے وفاداری کا ثبوت دے کر سمندر گپت کے سامنے خود سپردگی کیا۔ان صوبوں میں پورب کی طرف کامروپ (آسام) بنگال کا کچھ حصہ اور نیپال، شمال مغرب کی طرف مالوہ، ارجنائن، یودھتے اور آنمیر وغیرہ کئی جمہوریتیں شامل تھیں۔یہ حکمراں تحفہ پیش کرتے تھے اور راجا کے احکام کی

فرمانبرداری کرتے تھے اور گپت دربار میں بھی حاضری دیتے تھے۔

5. باہری علاقوں کے حکمراں جو شاید شکوں اور کشانوں کی نسل اور سنگھل پردیش کے حکمراں تھے ان سبھوں نے سمندرگپت کی ماتحتی قبول کر لی اور ازدواجی تعلقات بھی قائم کئے۔ ان کی غیر ملکی پالیسی پر سمندرگپت کا اثر تھا۔

اس طرح آپ دیکھتے ہیں کہ سمندرگپت نے مذکورہ بالا مفتوحہ علاقوں کے لئے الگ الگ پالیسیاں بنائیں۔ جہاں اس نے آریہ ورت (شمالی ہند) کی حکومتوں کو براہ راست اپنے قابو میں کر لیا وہیں دور دراز کی حکومتوں اور آٹویک صوبوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا جو اس کی سیاسی پختگی کی علامت ہے۔ کیونکہ اس وقت پورے ہندوستان پر براہ راست قابو حاصل کر لینا آسان نہیں تھا۔

آپ سوچئے! پورے ہندوستان پر براہ راست قبضہ قائم کرنا سمندرگپت کے لئے آسان کیوں نہیں تھا؟

169/16-17

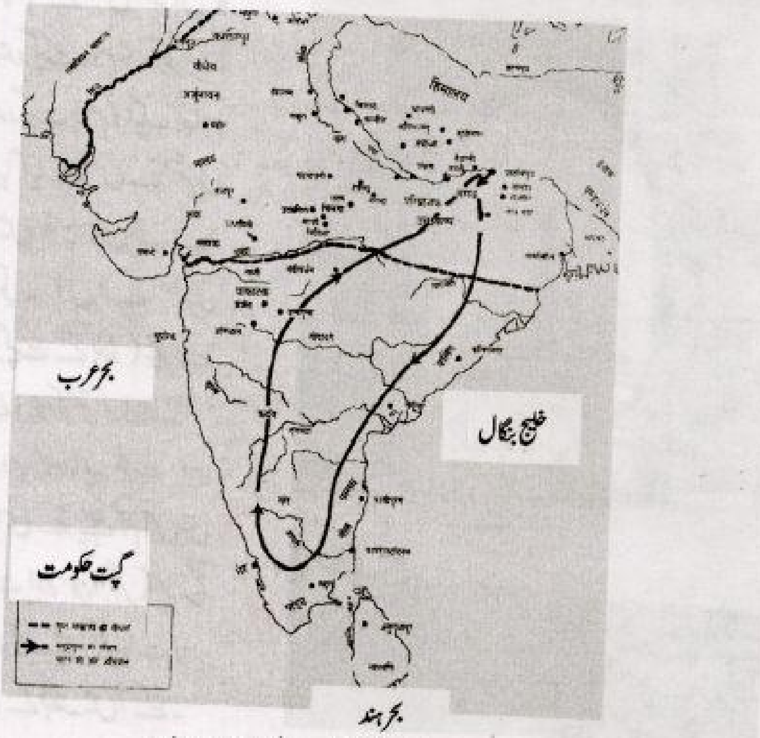

سمندرگپت کی حکومت کی توسیع کا نقشہ

چندر گپت دوم (415-375 عیسوی): سمندر گپت کے بعد رام گپت کو ہٹا کر اس کا لائق فرزند چندر گپت دوم حکمراں بنا۔ اس نے شک حملہ آوروں سے حکومت کی حفاظت کیا۔

> چندر گپت دوم کے ذریعہ گدّی پر اس طرح قبضہ جمایا گیا۔ شکوں کے ذریعہ جب حکومت کے لئے مصیبت پیدا کیا گیا تو رام گپت نے اپنی بیوی دھرو دیوی کو سونپ دینے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ شک حکمراں دھرو دیوی کے حسن و جمال پر فریفتہ تھے۔ چندر گپت دوم رام گپت کی بزدلی پر کافی ناراض ہوا۔ اس نے دھرو دیوی کا بھیس بدل کر شک خیمہ میں گیا اور شک حکمراں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد چندر گپت دوم نے رام گپت کو بھی قتل کر دیا اور گدّی پر قبضہ کر کے دھرو دیوی سے شادی کر لیا۔

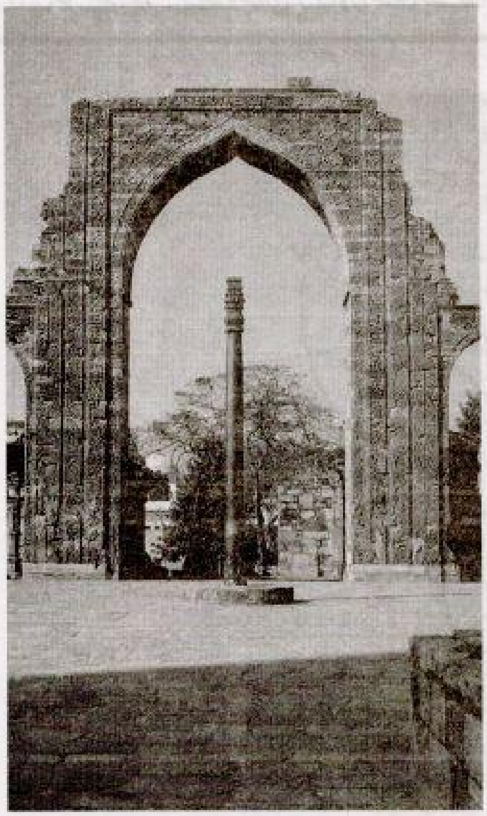

مہرولی کا لوہے کا ستون

دہلی کے مہرولی واقع لوہے کے ستون میں ''چندر'' نام کے جس حکمراں کا تذکرہ ملتا ہے اسے چندر گپت دوم ہی سمجھا جاتا ہے۔ اس کتبہ میں چندر گپت دوم کو ایک بہادر بادشاہ کی شکل میں یاد کیا گیا ہے جس نے مشرق میں بنگال اور مغرب میں بلوچستان تک اپنے حکومت کی توسیع کی۔ اس نے مغربی ہندوستان میں (سمندر گپت کے بعد) پھر سے مہم چلا کر جمہوریتوں کے وجود کو ختم کر ڈالا۔

چندر گپت دوم کارنامہ قوت اور خوشحالی کی علامت تھا۔ اس نے پہلے مہم میں ہی مغربی ہند (مالوہ، گجرات اور سوراشٹر) پر فتح حاصل کیا۔ اس فتح کے نتیجہ میں کھمبات اور سوپارا کے بندرگاہ گپتوں کے قبضہ میں آ گئے۔

چندر گپت دوم نے اپنی بیٹی پر بھاوتی

گپت کی شادی جنوبی ہند کے وکا ٹک راجا رودر سین دوم سے کی جس کی وجہ سے سیاسی اور عصری لحاظ سے اس نے کافی اثر و رسوخ حاصل کرلیا۔ مغربی شک حکمراں رودر سہا سوم کو اس نے 395 عیسوی میں ہرا دیا اور بنگال کو بھی جیت لیا۔ اس نے اپنی حکومت کی توسیع مغرب سے مشرقی سمندروں (عرب ساگر سے خلیج بنگال) تک کیا۔ اس کا ایک اہم کارنامہ راجدھانی کو پاٹلی پترا کے علاوہ اجین کو دوسری راجدھانی کی شکل میں قائم کرنا تھا۔ چندر گپت دوم نے ''وکرمادیتیہ'' کا خطاب اختیار کیا۔

چندر گپت دوم کے عہد میں ادب، فن، سائنس اور تہذیب و ثقافت کے میدان میں اہم ترین کامیابیاں حاصل کی گئیں (اسے الگ باب میں تفصیل سے پڑھیں گے)۔ چینی سیاح فاہیان اسی کے زمانے میں ہندوستان آیا۔ چندر گپت دوم نے غیر ملکوں سے بھی تجارتی تعلقات قائم کیے اور معقول مقدار میں سونے کے سکّے بھی جاری کیے۔

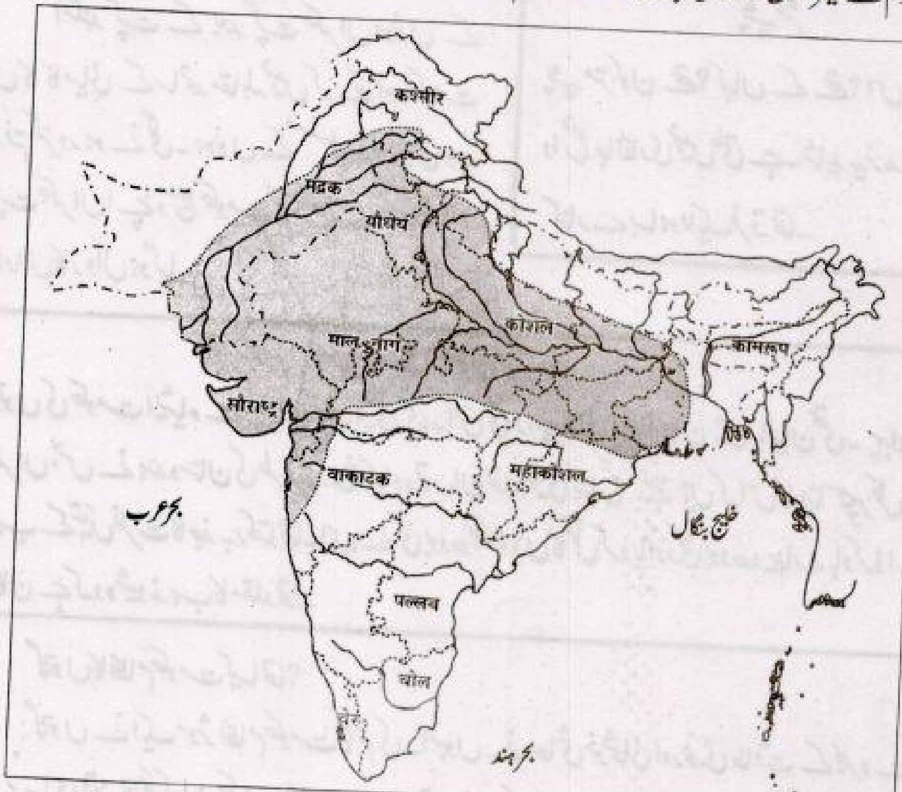

چندر گپت دوم کی حکومت کی توسیع کا نقشہ

کمار گپت:-(415-455 عیسوی)

چندر گپت دوم کے بعد اس کا بیٹا کمار گپت حکمراں بنا۔اس کے عہد حکومت میں تعلیم کے عظیم مراکز نالندہ مہاویہار قائم کیے گئے۔کمار گپت کا عہد حکومت نسبتاً پرسکون تھا لیکن آخری وقت میں اسے پشپ متروں کے حملوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

اسکند گپت (455-467 عیسوی)

کمار گپت کے بعد اسکند گپت حکمراں بنا۔جب وہ پشپ متروں کو ہرا کر واپس لوٹا تو اسے باپ کے موت کی خبر ملی۔اسی وقت شمال مغربی صوبوں سے ہونوں کے حملے شروع ہوگئے۔اس نے ہونوں کو بھی ہرایا اور شکرادتیہ کا خطاب اختیار کیا۔

> **پشیہ متر**
>
> پشپہ متر کون تھے؟ کہاں کے تھے؟ اس سلسلے میں واضح جانکاری نہیں ملتی ہے۔شاید یہ نرمداندی کے کنارے بسا ہوا ایک فرقہ تھا۔

اسکند گپت کے بعد گپت حکمراں ہونوں کے حملوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکے اور حکومت رفتہ رفتہ کمزور ہونے لگی۔ہونوں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے گپت حکمراں اپنے وسیع حکومت کو منظم نہیں رکھ سکے اور آخر کار اس کا زوال ہوگیا۔

> **ہُون**
>
> ہونوں کی حکومت ایشیاء سے کھوتان تک پھیلی تھی۔اس کی راجدھانی افغانستان میں بالیان تھی۔پہلا ہون حکمراں جس نے ہندوستان کی طرف رخ کیا وہ تورمان تھا۔چینی سیاح کہتے ہیں کہ اس کا بیٹا سیپر کل بودھ مذہب کے تئیں نفرت کا جذبہ رکھتا تھا۔اس نے کئی بودھ بھکشوؤں کا قتل کردیا اور کئی بودھ ویہار برباد کرڈالے۔امکان ہے کہ وہ شیو مذہب کا مقلد تھا۔

گپتوں کا نظام حکومت کیسا تھا؟

گپتوں نے ایک موثر نظام حکومت قائم کی۔انہوں نے معاشی خوشحالی اور فوجی طاقت کے بھروسے پورے شمالی ہند پر سیاسی قبضہ قائم کرلیا۔حکومت کا سربراہ راجا تھا جو عوام کو حفاظت اور انصاف عطا کرنے کے ساتھ مذہب کو